رجب المرجب ۱۴۳۳ھ بمطابق جون 2012ء

www.milliafsd.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب
کأنک قد خلقت کما تشاء

(من کلام حضرت حسان بن ثابتؓ)

مدیر اعلیٰ و سرپرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر اسلامی مہینے کے شروع میں شائع ہوتا ہے۔

رجب المرجب ۱۴۳۳ھ جلد نمبر 8

بمطابق

جون 2012ء شمارہ نمبر 6

فہرست مضامین

بیاد

حضرت مولانا انیس الرحمٰن لدھیانویؒ

خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ

بفیض

مدیر اعلیٰ و سرپرست

ابن انیس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی

مدیر

حماد الرحمٰن لدھیانوی

نائب مدیر

جواد الرحمٰن لدھیانوی

فی شمارہ 25 روپے پاکستان میں سالانہ 300 روپے

سالانہ بدل اشتراک بیرون ملک 45 امریکی ڈالر

ماہنامہ ملیہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

محلہ خالصہ کالج P.O مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

041-8711569

0321-6611910

ناشر...... حبیب الرحمٰن لدھیانوی مطبع: ظفر اینڈ فضل پرنٹنگ پریس فیصل آباد

Decl No. 3483-85

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی:

آج کل ہمارے ملک میں بادشاہت حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ مقابلہ زوروں پر ہے، ہر ایک دوسرے کو مات دینے میں لگا ہوا ہے۔ ہر کوئی دوسرے کو مونڈھا مار کر آگے نکلنے کی کوشش میں ہے، کچھ سُجھائی نہیں دے رہا۔ جس سے جو بھی حربہ استعال ہوسکتا ہے وہ کر رہا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ دوڑ اس بات پر ہے کہ کس کے پاس دھن دولت زیادہ ہے، کس کے پاس بڑی بڑی گاڑیوں کا بیڑا ہے، کس کے پاس ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر ہیں، کون بنک بیلنس زیادہ رکھتا ہے۔ کس کے پاس نوکر چاکر زیادہ ہیں، کس کے پاس سکورٹی گارڈز کا جتھہ ہے۔ یہ سب کچھ کس کو دکھانے لئے ہے؟ وہ ہیں عوام جو کہ پہلے ہی سے مہنگائی، بدامنی، چوری چکاری، قتل وغارت اور بے حسی کی دلدل میں دھنسی ہوئی ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بادشاہی نہیں غلامی کی طرف بھاگ دوڑ ہے، غیر ملکی آقاؤں کی خشنودی مقصود ہے، جو کہ ان سے اپنی مرضی کا کام لے کر ان پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کرتے، زیادہ سے زیادہ ان لوگوں کے سامنے ڈالروں کے چند کاغذی ٹکڑے انتہائی حقارت کے ساتھ پھینک دیتے ہیں، اور یہ لوگ ان پر اس طرح جھپٹتے ہیں جس طرح کئی دن سے بھوکی گِدھ مردار پر جھپٹتی ہے۔ یہ لوگ اسی کی اپنی من کی مراد سمجھتے ہیں اور اسی پر فخر کرتے ہیں۔ جبکہ یہ بادشاہی نہیں ذلت و رسوائی کا وہ گڑھا ہے جو اس میں گر جانے کے بعد پھر صدیوں سنبھلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا ملک جب سے وجود میں آیا ہے اس کے مقتدر طبقے نے اسی فیشن کو رواج دیا ہے۔ بادشاہی کیا ہے اور کہاں سے ملتی ہے؟

(۱)......حضرت ابوبکر صدیقؓ جب رسول اللہ کے بعد خلیفہ بنے تو اپنے کاروبار کی طرف بھی متوجہ ہوئے تا کہ گھر کے اخراجات کو بھی پورا کیا جاسکے۔ راستے میں حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوگئی، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ کاروبار کے سلسلہ میں جا رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ

نے رائے دی کہ میرے خیال میں آپ کے کاروبار میں رہنے سے امت کے دوسرے لوگوں کے کاروبار پر اثر پڑے گا، لوگ آپ کو حاکم وقت سمجھ کر آپ سے کاروربار کو ترجیح دیں گے، جس سے باقی لوگوں کے کاروبار کو نقصان ہوگا، اس سے لوگوں میں بددلی پھیلے گی۔ نیز تجارت اور خلافت جس میں مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنا بھی ہوگا ساتھ ساتھ کیسے چلیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ آپ کی بات درست ہے مگر اہل وعیال کی ضروریات کیسے پوری ہونگی؟ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر امین الامت حضرت ابوعبیدہؓ (جو کہ بیت المال کے نگران تھے) کے پاس چلے گئے۔ دونوں حضراتؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کے سامنے پوری صورت حال رکھ دی کہ خلافت کے ساتھ ساتھ کاروبار مشکل ہے جبکہ گھر کے اخراجات کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے اس صورتحال پر خصوصی توجہ فرمائی، کہ اگر خلیفہ تجارت کریں گے تو رعایا کے معاملات پر کیسے توجہ دی جاسکتی ہے، چنانچہ انہوں نے اہل وعیال کے اخراجات کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کرنے کی تجویز دی۔ مگر وظیفہ کی مقدار کتنی ہو؟ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ "مدینہ کے کسی ایک مزدور کی آمدنی کے برابر کافی ہے" کہا گیا کہ اتنی کم مقدار سے آپ کا گذارا نہیں ہوگا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس سے عام آدمی کے گھر کا گذارا ہوسکتا ہے تو خلیفہ کا بھی ہونا چاہیے۔ چنانچہ اسلامی مملکت کے پہلے خلیفہ کا وظیفہ ایک عام مزدور کے برابر مقرر کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ آپ کو میٹھا بہت پسند تھا مگر اتنی مقدار آمدن میں یہ بہت ہی مشکل تھا، آپ کی زوجہ محترمہؓ نے بیت المال سے آنے والے آٹے میں سے روزانہ ایک چٹکی کی مقدار میں نکال کر جمع کرنا شروع کر دیا۔ جب اس کی مقدار ایک مشت کے برابر ہوگئی تو اس کا میٹھا حلوہ سا بنا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؓ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے میرے وظیفہ کی جتنی مقدار ہے اس میں سے یہ نہیں بن سکتا، تو اہلیہ نے سارا ماجرا سنا دیا، آپ نے سن کر فرمایا گویا کہ اتنی مقدار ہم کو زیادہ دی جاتی ہے، اس سے کم میں بھی گذارا ہوسکتا ہے، چنانچہ اس میٹھے کی پیالی کو بیت المال میں جمع کرا دیا اور ساتھ فرمایا کہ آئندہ سے روزانہ والے وظیفہ سے اتنی مقدار کم بھیجی جائے۔

(۲)......خطبہ ہو رہا ہے کہ اچانک ایک شخص اٹھتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ امیر المؤمنین بیت المال سے جو چادریں تقسیم کی گئی تھیں ان سے آپ کا کرتہ نہیں بن سکتا مگر آپ نے نیا کرتہ پہنا ہوا ہے؟ اس پر امیر المؤمنین نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ میرے اس بیٹے نے اپنے حصہ کی چادر مجھے دیدی تھی، ہم دونوں کے حصہ کی چادروں کو جوڑ کر میرا کرتہ تیار ہوا۔

اونٹنی پر دو تھیلے تھے، ایک میں ستو تھے، دوسرے میں کھجوریں۔ سامنے پانی سے بھرا مشکیزہ تھا اور پیچھے ایک برتن۔ مسلمانوں کی ایک جماعت ساتھ تھی، روزانہ صبح آپ برتن بیچ میں رکھ دیتے اور سب آپکے

ساتھ کھانا کھاتے۔ پیشانی سے اوپر کا حصہ دھوپ میں چمک رہا تھا، سر پر ٹوپی تھی، نہ عمامہ، اونٹ کی پیٹھ پر اونی کمبل تھا جو قیام کی حالت میں بستر کا کام دیتا تھا۔ خواجین میں کھجور کی چھال بھری تھی، اسے ضرورت کے وقت تکیہ بنالیا تھا۔ نمدے کا بوسیدہ کُرتا پہنے تھے اس میں چودہ پیوند تھے اور پہلو سے پھٹا ہوا تھا۔ یہ تھی وہ حالت جس میں عمر فاروق اعظمؓ بیت المقدس میں داخل ہوئے جہاں مخالفین ہتھیار ڈال چکے تھے اور اب وہ معاہدہ کرنے آئے تھے جس کی رُو سے یہ عظیم الشان شہر مسلمانوں کی سلطنت میں شامل ہونا تھا۔ آپ نے مفتوح قوم کے سردار کو بلایا، اس کا نام جلومس تھا، ارشاد فرمایا، میرا کرتا دھو کر سی لاؤ اور مجھے تھوڑی دیر کیلئے کوئی کپڑا یا قمیص دے دو۔ جلومس نے عرض کیا'' آپ عرب کے بادشاہ ہیں، اس ملک میں آپ کا اونٹ پر جانا زیب نہیں دیتا، اگر آپ دوسرا لباس پہن لیں اور ترکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں تو رومیوں کی نگاہ میں عظمت بڑھے گی۔''
جواب دیا۔'' خدا نے ہمیں جو عزت دی ہے، اسلام کی وجہ سے ہے، اسکے سوا ہمیں کچھ نہیں چاہیے''۔

ابن کثیر نے طارق بن شہاب کی ایک روایت نقل کی ہے، ان کا بیان ہے'' جب حضرت عمرؓ شام پہنچے تو ایک جگہ راستے میں پانی رکاوٹ بن گیا۔ آپ اونٹنی سے اترے، موزے اتار کر ہاتھ میں لئے اور اونٹنی کو ساتھ لے کر پانی میں اتر گئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا، آپ نے آج وہ کام کیا جس کی اہل زمین کے نزدیک بڑی عظمت ہے۔ فاروق اعظم نے انکے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:'' ابوعبیدہ! کوئی اور کہتا تو کہتا، یہ بات تمہارے کہنے کی نہ تھی۔ تم دنیا میں سب سے زیادہ حقیر، سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ قلیل تھے، اللہ نے تمہیں اسلام سے عزت دی، جب بھی تم اللہ کے سوا کسی سے عزت طلب کرو گے، اللہ تمہیں ذلیل کریگا''۔

(۳)...... مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان مہاجر مدینہ میں آباد ہونا شروع ہوگئے۔ یہاں پر سب سے بڑا مسئلہ پانی کا تھا، مدینہ میں تمام کنویں یہودیوں کی ملکیت تھے۔ وہ اپنی من مانی قیمت سے پانی بیچتے تھے، مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان اکثر مفلوک الحال تھے۔ ہجرت کرتے وقت ان کا گھر چھوٹ گیا، ان کا وطن چھوٹ گیا، ان کی جائیدادیں چھوٹ گئیں، ان کا کاروبار چھوٹ گیا، مدینہ میں وہ انصار کی میزبانی میں ٹھہر گئے۔ انصاریوں نے مہاجرین کو اپنے گھروں میں رکھ لیا، اپنی جائیداد میں حصہ دار بنالیا، اسی طرح ان کو کاروبار میں بھی حصہ دار بنالیا۔ مگر پانی کے کنوؤں کی طرف کسی کا دھیان نہیں گیا۔ یہ صورت حال دیکھ حضرت عثمان بن عفانؓ نامی ایک مہاجر صحابی اٹھتا ہے اور مدینہ کے ایک بڑے کنویں کے مالک کے پاس جاتا ہے جو کہ یہودی ہے، اس سے کنواں خریدنے کی بات کرتا ہے، یہودی کنویں کے قیمت

بہت زیادہ لگاتا ہے، عثمانؓ ہاں کر دیتے ہیں، پھر یہودی مکر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کی قیمت تو اس سے بھی زیادہ ہے، عثمانؓ اس سے زیادہ قیمت دینے پر آمادہ ہیں، مگر یہودی قیمت اور چڑھا دیتا ہے، عثمانؓ پھر ہار نہیں مانتے، یہاں تک کہ یہودی بلند ترین قیمت پر بیچنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور عثمانؓ اُس کنویں کو آخر کار خرید لیتے ہیں۔ کنواں خریدنے کے بعد عثمانؓ بازار میں اس کے پانی کی زیادہ قیمت لگا کر نہیں بیٹھ جاتے بلکہ یہ اعلان کر دیتے ہیں کہ آج کے بعد تمام لوگوں کے لیے اس کنویں کا پانی مفت ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا یہودی ہو یا عیسائی ہو۔

یہی عثمان بن عفانؓ بعد میں امت مسلمہ کے خلیفہ بنے جن کے متعلق رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ عثمانؓ سے تو اللہ بھی حیا فرماتے ہیں۔ ان کی کونسی ادا تھی جس پر یہ بات نبی ﷺ کی طرف سے فرمادی گئی۔ صرف یہ کہ بڑے مال دار تھے، پورے عرب میں ان کا کاروبار پھیلا ہوا تھا، نہیں بلکہ انہوں نے اپنا کاروبار مسلمان قوم کے لئے ہی وقف کر رکھا تھا، لہذا جب بھی اسلام یا مسلمانوں کو ضرورت پڑی تو سب سے آگے عثمانؓ ہی نظر آئے۔ جنگ و امن دونوں حالتوں میں پیش پیش، دولت کو کبھی گھمنڈ کا ذریعہ نہیں بنایا۔

(۴)...... حضرت علیؓ کو دیکھیے کہ فقر و استغنا کے پیکر تھے مگر قانون کی عمل درآمد میں خلافت کو آڑے آنے نہیں دیا۔ قاضی کے پاس ایک یہودی نے دعویٰ کر دیا کہ علیؓ کے پاس جو زرع ہے یہ میری ہے، قاضیٔ وقت بھی سمجھتا تھا کہ علیؓ ظالم نہیں، علیؓ خائن نہیں علیؓ جھوٹا نہیں، پھر بھی عدالت میں طلب کر لیا۔ مدعی یہودی اور مدعا علیہ علیؓ حاکمِ وقت، دونوں برابر کھڑے نظر آ رہے ہیں۔ قاضی نے مدعی کا دعویٰ پیش کیا، علیؓ نے مدعی کے دعوے کو غلط قرار دیدیا، قاضی نے گواہ طلب کئے، علیؓ نے اپنا بیٹا حسنؓ اور اپنے غلام کو پیش کیا، قاضی نے کہا کہ ان دونوں کی قانون شریعت میں گواہی قبول نہیں کوئی اور گواہ لاؤ، علیؓ نے کہا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ رسول اکرم ﷺ نے حسنؓ کو جنتی نوجوانوں کا سردار فرمایا ہے کیا اس کی بھی گواہی پر شک ہے، قاضی نے کہا کہ یہاں پر شک نہیں اصول شریعت کی بات ہے کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں اور غلام کی گواہی مالک کے حق میں قبول نہیں۔ زرع یہودی کو دیدی جائے، چنانچہ کسی بھی حیل و حجت کے بغیر خلیفۂ وقت حضرت علیؓ نے زرع یہودی کے حوالے کر دی۔ علیؓ نے کسی بھی قسم کی قانونی موشگافیوں سے کام نہیں لیا، انہوں نے نہیں کہا کہ مجھے استثناء حاصل ہے، تم اپنے امیر کے خلاف فیصلہ دے رہے ہو غیر مسلم کیا کہیں گے کہ مسلمانوں کے امیر کے خلاف مسلمانوں ہی کی عدالت نے فیصلہ دیدیا ہے، بلکہ اس فیصلہ دینے اور اس فیصلہ کو خلیفۂ وقت کیطرف سے قبول کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ غیر مسلموں میں ایک مثال بن گیا، اور وہ یہودی جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا وہ مسلمان

ہو گیا۔

ان لوگوں میں کونسی باتیں ایسی تھیں جن کی وجہ سے یہ لوگ مکہ و مدینہ کی مختصر سرزمین سے نکل کر عرب و عجم پر حاکم بن گئے۔ان میں تین باتیں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھیں۔قناعت،سخاوت اور عدالت کا احترام۔قناعت کا نتیجہ یہ تھا کہ لالچ جیسی ذلیل بیماری سے بچ گئے،جس کی وجہ سے قوم میں بھی قناعت کا جذبہ پیدا ہو گیا۔سخاوت کا فائدہ یہ ہوا کہ کوئی بھی ضرورت بن مانگے پوری ہونے لگی،ایک بات ذہن میں رکھیں بعض لوگ زکوٰۃ اور صداقات واجبہ ادا کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی سخیوں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں،یہ تصور ہی غلط ہے،اس لئے کہ زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کا ادا کرنا ضروری ہے،اگر نہیں ادا کرے گا تو اس پر گرفت ہوگی،یہ الگ بات ہے کہ اس پر ثواب بھی ملتا ہے۔مگر سخاوت اُسے کہتے ہیں کہ زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کے علاوہ بھی لوگوں میں ان کی ضروریات پوری کرنے پر خرچ کرے۔تیسری چیز جن کی طرف میں نے اشارہ کیا وہ ہے عدالت کا احترام،یعنی عدالت کے فیصلے کو نہ صرف دل سے تسلیم کر لینا بلکہ اس پر عمل درآمد بھی کرنا۔

آج کل کے حکمرانوں،سیاستدانوں،وڈیرں،دانشوروں کے سامنے جب بھی ان ہستیوں کی مثال دی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو صحابہؓ تھے،یہ تو خلفائے راشدینؓ تھے،یہ تو عمر بن عبدالعزیزؒ تھے،تو گویا کہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کے سامنے شان وشوکت پر مرنے والے لوگوں کی مثالیں دی جائیں،جن میں فرعون تھا،ہامان تھا،قارون تھا،نمرود تھا جن پر قران نے لعنت فرمائی ہے۔یہ لوگ چنگیز خان،ہلاکو خان اور قیصر یا کسریٰ کی مثالیں چاہتے ہیں،یہ لوگ عیاش زندگی گزارنے والے،عوام کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مارنے والے ان بادشاہوں کا ذکر سننا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں جو بات بات پر لوگوں کی کھالیں کھنچوا دیتے تھے؟ یہ لوگ ان لعنتیوں کی مثالیں سننا چاہتے ہیں،خود بھی لعنتوں کے انبار میں رہنا پسند کرتے ہیں اور قوم پر بھی لعنتوں کا سایہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

ان لوگوں میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف والے دنوں گروہ شامل ہیں۔اگر حزب قتدار والے قوم کے سرمایہ سے اپنے ملکی اور غیر ملکی اکاؤنٹوں کو بھرے ہوئے ہیں تو حزب اختلاف والے بھی ان سے پیچھے نہیں۔اگر اقتدار والے قوم کے خون پسینے کی کمائی سے ہوائی جہازوں،ہیلی کاپٹرں میں اُڑتے پھر رہے ہیں تو حزب اختلاف والے ان سے بھی آگے ہیں۔نواز شریف صاحب کا نام تو اس زمرہ میں آتا ہی تھا مگر اب ہمارے ملک میں سونامی کے نام سے پہچانے جانے والے انقلابی لیڈر عمران خان صاحب بھی اس فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ان کے متعلق قومی اخباروں میں ایک خبر یوں شائع ہوئی ہے:

”تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان خصوصی طیارے میں سفر کرتے ہیں جو ان کی پارٹی کے

رہنما جہانگیر ترین کی شوگر ملوں کی ملکیت ہے۔ جہانگیر ترین نے رابطہ کرنے پر تصدیق کی ہے کہ عمران خان ملک کے اندر انکی کمپنی کے جہاز میں سفر کرتے ہیں تاہم جب وہ یہ جہاز استعمال کرتے ہیں تو میں اپنی جیب سے چارجز ادا کرتا ہوں"۔ آج جہانگیر ترین یہ بات جتلا کر کہ میں اخراجات اپنی جیب سے ادا کر رہا ہوں، کل کلاں اگر عمران خان ملک کا سربراہ بن گیا تو جہانگیر ترین انہی اخراجات کے بل اس کے سامنے رکھ دے گا۔ کاروباری شخص کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔ آج تک یہی کچھ ہوتا چلا آیا ہے، اخراجات پہلے اور بلوں کی ادائیگی اقتدار ملتے ہی ادا کرنی پڑتی ہے، وہ بھی بمع سود۔ کہتے ہیں کہ کسی کاروباری شخص سے کسی مولوی صاحب نے پوچھ لیا کہ جنت میں جانا چاہتے ہو یا جہنم میں؟ تو اس کاروباری شخص نے جواب میں کہا جہاں دو پیسے کا فائدہ ہوگا وہاں چلا جاؤں گا۔ کاروباری شخص اپنا فائدہ دیکھتا ہے اس کو جنت اور جہنم کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہی کچھ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے، جبت جہنم تو دور کی بات ہے ان کو تو مرنے پر بھی یقین نہیں۔

جو لوگ طیارے کے بغیر سفر نہیں کر سکتے وہ انقلاب کیا لائیں گے۔ لوگوں کی بھوک کیسے مٹائیں گے۔ یہ انقلابات سرے محل، رائے ونڈ کے محلات یا خصوصی طیاروں سے نہیں آئیں گے، ان کے لئے وہی کچھ کرنا پڑے گا جس پر چل کر ہمارے بزرگوں نے کامیابیاں حاصل کیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہم فقیروں سے دوستی کر لو
گُر سکھا دیں گے بادشاہی کے

تعزیت و دعائے مغفرت

(۱)......ہمارے عزیز ریاض عبدالعزیز الراعی (جو کہ سعودی عرب میں مقیم ہیں) کے نوجوان بیٹے حسن بن ریاض الراعی گذشتہ ماہ سعودی عرب میں ایک ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں، ادارہ ملیہ مرحوم کے والد اور والدہ اور اس کے بھائی بہنوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے، اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے، اور مرحوم کے والدین بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطاء فرمائے، اس کے ماموؤں، خالاؤں اور نانی صاحبہ کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲)......سعودی عرب جدہ میں مقیم مدرسہ اسامہ ابن زید کے مہتمم مولانا قاری محمد یونس صاحب کی والدہ کا گذشتہ دنوں فیصل آباد میں انتقال ہو گیا، ان کی والدہ نے طویل عمر پائی، مرحومہ انتہائی نیک اور پارسا خاتون تھیں، ادارہ ملیہ ان کے اس غم میں برابر کا شریک ہے، اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، اور قاری محمد یونس صاحب اور ان کے بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

حضرت سید احمد شہیدؒ اور شہدائے بالاکوٹ کا پیغام

اہل پاکستان کے نام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃً

تم ایسے کفران نعمت اور ایک ایسی بدعہدی کے مرتکب ہو گئے، جس کی نظیر تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ ہم نے جس زمین کے چپے چپے کے لیے جدوجہد کی اور اس کو اپنے خون سے رنگین کر دیا، اکوڑہ خٹک اور شیدو کے میدان اور طورد اور ماریار کی رزم گاہ سے لے کر بالاکوٹ کی شہادت گاہ تک ہمارے خون شہادت کی مہریں اور ہمارے شہیدوں کی قبریں ہیں۔

تم کو خدا نے اس زمین کے وسیع رقبہ اور سرسبز وشاداب خطے پر سپرد فرمائے اور بعض اوقات قلم کی ایک جنبش اور برائے نام کوشش نے تم کو عظیم سلطنتوں کا مالک بنا دیا۔

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملو ن.(یونس:۱۴)

’’پھر ہم نے تم کو ان کے بعد زمین میں جانشین کیا تا کہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو‘‘۔

حیف کہ تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور تم نے آزادی کی اس نعمت اور خداداد سلطنت کی اس دولت کو جاہ واقتدار کے حصول اور حقیر وفانی مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنایا۔

بالاکوٹ کے معرکہ میں وہ پاک نفوس شہید ہوئے جو عالمِ انسانیت کے لیے رونق وزینت، اور مسلمانوں کے لیے شرف عزت اور خیر وبرکت کا باعث تھے۔ مردانگی واجوانمردی ، پاکیزگی وپاکبازی ، تقدس وتقویٰ ، اتباع سنت وشریعت اور دینی حمیت وشجاعت کا وہ عطر جو خدا جانے کتنے باغوں کے پھولوں سے کھینچا گیا تھا

اور انسانیت اور اسلام کے باغ کا جیسا عطر مجموعہ صدیوں سے تیار نہیں ہوا تھا، اور جو ساری دنیا کو معطر کرنے کے لیے کافی تھا۔ ۲۴/ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ بالاکوٹ کی مٹی میں مل کر رہ گیا، مسلمانوں کی

نئی تاریخ بنتے بنتے رہ گئی۔

حکومت شرعی ایک عرصہ کے لیے خواب بے تعبیر ہوگئی، بالاکوٹ کی زمین اس پاک خون سے لالہ زار اور اس گنج شہیداں سے گلزار بنی جس کے اخلاص وللہیت، جس کی بلند ہمتی واستقامت، جس کی جرأت وہمت اور جس کے جذبۂ جہاد وشوقِ شہادت کی نظیر پچھلی صدیوں میں ملنی مشکل ہے۔ بالاکوٹ کی سنگلاخ وناہموار زمین پر چلنے والے بے خبر مسافر کو کیا خبر کہ یہ سرزمین کن عشاق کا مدفن اور اسلامیت کی کس متاعِ گرانمایہ کا مخزن ہے

اللہ کے کچھ مخلص بندوں نے ایک مخلص بندہ کے ہاتھ پر اپنے مالک سے اس کی رضا، اس کے نام کی بلندی اور اس کے دین کی فتح مندی کے لیے آخری سانس تک کوشش اور اس کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹا دینے کا عہد کیا تھا، جب تک ان کے دم میں دم رہا، اسی راہ میں سرگرم رہے، بالآخر اپنے خونِ شہادت سے اس پیمانِ وفا پر آخری مہر لگادی، یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ۲۴؍ذی قعدہ کا دن گذر کر جو رات آئی وہ پہلی رات تھی، جس رات کو وہ سبکدوش وسبک سر ہوکر میٹھی نیند سوئے۔

وہ خلعتِ شہادت پہن کر جس کریم کی بارگاہ میں پہنچے وہاں نہ مقصد کی کامیابی کا سوال ہے نہ کوششوں کے نتائج کا مطالبہ، نہ شکست وناکامی پر عتاب ہے، نہ کسی سلطنت کے عدم قیام پر محاسبہ وہاں صرف دو چیزیں دیکھی جاتی ہیں،

(۱)صدق

(۲)اخلاص

اور اپنی مساعی اور وسائل کا پورا استعمال،

اس لحاظ سے شہداء بالاکوٹ اس دنیا میں سرخرو ہیں، اور انشاء اللہ دربارِ الٰہی یں بھی باآبرو، کہ انہوں نے اخلاص کے ساتھ اپنے مالک کی رضا کے لیے اپنی مساعی اور وسائل کے استعمال میں ذرہ برابر کمی نہیں کی، ان کا وہ خونِ شہادت جو ہماری بدی نگاہوں کے سامنے بالاکوٹ کی مٹی میں جذب ہوگیا۔

اوراس کے جو چھینٹے پتھروں پر باقی تھے، ۲۶/ذای القعدہ کی بارش نے بھی ان کو دھودیا، وہ خون جس کے نتیجہ میں کوئی سلطنت قائم نہیں ہوئی، کسی قوم کا مادی وسیاسی عروج نہیں ہوا۔اور کوئی نخل آرزواس سے سرسبز ہوکر بارآورنہیں ہوا، اس خون کے چند قطرے اللہ کی میزان عدل میں پوری پوری سلطنتوں سے زیادہ وزنی ہیں۔ یہ فقیرانِ بےنوا جنہوں نے عالم مسافرت میں بےکسی کے ساتھ جان دی اور جن کی اب دنیا میں کوئی مادی یادگار نہیں ۔ یہ اللہ کے یہاں ان بانیانِ سلطنت اور موسسین حکومت سے کہیں زیادہ قیمتی اور معزز ہیں، جن کی تصویر قرآن نے ان الفاظ میں کھینچی ہے۔

وإذا رأيتهم تعجبك اجسامهم وان يقولوا تسمع لقولهم كانهم خشب مسندة .(المنافقون:۴)

بیشک شہدائے بالاکوٹ کے خون نے دنیا کے سیاسی وجغرافیائی نقشہ میں کوئی فوری تغیر نہیں پیدا کیا،خونِ شہادت کی ایک مختصر سی سرخ لکیر ابھری تھی،اس کی جگہ نہ جغرافیہ نویس کے طبعی نقشہ میں تھی نہ مورخ کے سیاسی مرقع میں،لیکن کسے خبر کہ یہ خونِ شہادت دفتر قضاء وقدر میں کس اہمیت واثر کا مستحق سمجھا گیا،اس نے مسلمانوں کے نوشتۂ تقدیر کے کتنے دھبے دھوئے ،اس سے اللہ تعالیٰ کے یہاں محو واثبات کا عمل جاری رہتا ہے۔

يمحو االله مايشآء ويثبت وعنده ام الكتاب.(سورۃ رعد:۳۹)

کون سے نئے فیصلے کروائے ؟ اس نے کسی مستحکم سلطنت کے لیے خاتمہ وزوال اور کسی پسماندہ قوم کے لیے عروج واقبال کا فیصلہ کروایا، اس سے کس قوم کا بخت بیدار ہوا، اور کس سرزمین کی قسمت جاگی اس نے کتنی بظاہر ناممکن الوقوع باتوں کو ممکن بنادیا اور کتنی بعید از قیاس چیزوں کو واقعہ اور مشاہدہ بتا کے دکھادیا؟

یوں تو شہداء بالاکوٹ میں سے ہر فرد کا پیغام یہ ہے کہ:

ياليت قومي يعلمون . بماغفرلى ربى وجعلنى من المكرمين .(۲۶،۲۷)

مگر گوش شنوا اور دیدۂ بینا کے لیے ان کا مجموعی پیغام یہ ہے کہ ہم ایسے خطۂ زمین کے حصول

کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔

جہاں ہم اللہ کے منشاء اور اسلام کے قانون کے مطابق آزادی کے ساتھ زندگی گذار سکیں، جہاں ہم دنیا کو اسلامی اور اسلامی معاشرے کا نمونہ دکھا کر اسلام کی طرف مائل اور اس کی صداقت وعظمت کا قائل کر سکیں، جہاں نفس وشیطان حاکم وسلطان اور رسم ورواج کی بجائے خالص اللہ کی حکوت واطاعت ہو۔

" ویکو ن الدین کلہ للہ .(الانفال:ص/۳۹)

جہاں طاعت وعبادات اور صلاح وتقویٰ کے لیے اللہ کی زمین وسیع اور فضاء ساز گار ہو، اور فسق فجور ومعصیت کے لیے زمین تنگ اور فضا ناساز گار ہو، جہاں ہم کو صدیاں گذر جانے کے بعد پھر

الـذیـن ان مـکـنـاھم فی الارض اقامو االصلوٰۃ واتو االزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر.(الحج:۴۱/)

"وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو قدرت دیں ملک میں، تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برائی سے"۔

کی تفسیر پیش کرنے کا موقع مل سکے، تقدیر الٰہی نے ہمارے لیے اس سعادت ومسرت اور اس آرزو کی تکمیل کے مقابلے میں میدانِ جنگ کی شہادت اور اپنے قرب ورضا کی دولت کو ترجیح دی ،ہم اپنے رب کے اس فیصلہ پر رضا مند ہیں،

اب اگر اللہ نے تمکو دنیا کے کسی حصہ میں کوئی ایسا خطۂ زمین عطا فرمایا، جہاں تم اللہ کے منشاء کے اور اسلام کے قانون کے مطابق زندگی گزار سکو، اور اسلامی زندگی اور اسلامی معاشرہ کے قائم کرنے میں کوئی مجبوری مخل اور کوئی بیرونی طاقت حائل نہ ہو، پھر بھی تم اس سے گریز کرو، اور ان شرائط واوصاف کا ثبوت نہ دو جو مہاجرین ومظلومین کے اقتدار اور سلطنت کا تمغۂ امتیار ہیں

تو تم ایسے کفران نعمت اور ایک ایسی بدعہدی کے مرتکب ہوگئے، جس کی نظیر تاریخ میں ملنی

مشکل ہے، ہم نے جس زمین کے چپے چپے کے لیے جدوجہد کی اور اس کو اپنے خون سے رنگین کر دیا، اکوڑہ خٹک اور شیدو کے میدان اور طوردا ور رمایار کی رزم گاہ سے لے کر بالاکوٹ کی شہادت گاہ تک ہمارے خونِ شہادت کی مہریں اور ہمارے شہیدوں کی قبریں ہیں۔

تم کو خدا نے اس زمین کے وسیع رقبہ اور سرسبز وشاداب خطے سپرد فرمائے، اور بعض اوقات قلم کی ایک جنبش اور برائے نام کوشش نے تم عظیم سلطنتوں کا مالک بنا دیا۔

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون . (یونس:۱۴)

''پھر ہم نے تم کو ان کے بعد زمین میں جانشین کیا تا کہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو''۔

اب اگر تم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تم نے آزادی کی اس نعمت اور خداداد سلطنت کی اس دولت کو جاہ واقتدار کے حصول اور حقیر وفانی مقاصد کی تکمیل کا وزیر بنایا، تم نے اپنے نفوس اور اپنے متعلقین، ملک کے شہریوں اور باشندوں پر خدا کی حکومت اور اسلام کا قانون نہ جاری کیا اور تمہارے ملک اور تمہاری سلطنتیں اپنی تہذیب ومعاشرت اور اپنے قانون وسیاست اور تمہارے حاکم اپنے اخلاق وسیرت اور اپنی تعلیم وتربیت میں غیر اسلامی سلطنتوں اور غیر مسلم حاکموں کے لیے الگ خطۂ زمین کا مطالبہ کیا اور کل خدا کی عدالت میں جہاں اس امانت کا ذرہ ذرہ حساب دینا پڑیگا، کیا جواب دو گے؟

خدا نے تم کو ایک ایسا نادر وزریں موقعہ عطا فرمایا ہے جس کے انتظار میں چرخ کہن نے سینکڑوں کروٹیں بدلیں اور تاریخِ اسلام نے ہزاروں صفحے الٹے، جس کی حسرت وآرزو میں خدا کے لاکھوں پاک نفوس اور عالی ہمت دنیا سے چلے گئے، اس موقع کو اگر تم نے ضائع کر دیا تو اس سے بڑا تاریخی سانحہ اور اس سے بڑھ کر حوصلہ شکن اور یاس انگیز واقعہ نہ ہوگا، بالاکوٹ کے ان شہیدوں کا جو ایک دور افتادہ بستی کے ایک گوشہ میں آسودۂ خاک ہیں، ان سب لوگوں کے لیے جو اقتدار واختیار کی نعمت سے سرفراز اور ایک آزاد اسلامی ملک کے باشندے ہیں، پیغام ہے۔

''ھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوافی الارض وتقطعوا ارحامکم۔''

تین طرح کے فیصلے

اوریا مقبول جان

ہر جائز و ناجائز طریقے سے دولت اکٹھی کر کے اپنی اور آنے والی نسلوں کی زندگیاں محفوظ کرنے کی رسم نئی نہیں ہے۔ ایسے کردار تاریخ میں جا بجا ملتے ہیں۔ ان کے عیش و عشرت کی کہانیاں بھی تاریخ کا حصہ ہیں اور دردناک انجام کے قصے بھی تواتر کے ساتھ زبان زدعام ہیں۔

یوں تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے دولت جمع کی، تکبر کے ساتھ زندگی گزاری، بددیانتی اور جرم کو سہارا بنایا تو اس کے در و دیوار اور مدفنوں پر خاک نہ اڑتی ہو۔ آثارِ قدیمہ کے خاک اڑاتے مناظر ایسے ہی لوگوں کی عبرتناک کہانیاں بیان کرتے ہیں۔ ان المناک انجام کے امین لوگوں کا رہتی دنیا تک علامت کے طور پر رہ جانے والا قصہ قارون کا ہے۔

بنی اسرائیل کا دولت مند ترین فرد، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی۔ اس نے یہ تمام دولت سیدنا موسیٰ کے تین مختلف خطوط میں درج مختلف قسم کی گھاس سے بنائی جس کے متعلق حضرت موسیٰ کو جبریل نے آکر بتایا تھا کہ ان کو ملایا جائے اور اگر اسے تانبے پر رکھو تو سونا بن جائے گا اور پیتل پر رکھو تو چاندی۔ یہ کیمیا گری حضرت جبریل نے بنی اسرائیل کی قوم کی غربت کے خاتمے کیلئے حضرت موسیٰ کو سکھائی تھی۔ لیکن قارون نے اس امانت کی خیانت کرتے ہوئے، اس راز کو جان کر ساری دولت اپنے لئے اکٹھا کرنا شروع کر دی۔

پھر اس قدر مالدار ہو گیا کہ پورے علاقے میں کوئی ایسا نہ تھا۔ دولت اور وہ بھی اتنی آسانی سے میسر آنے۔ اس کا کمال یہ ہوتا ہے آدمی اسی دولت کے تحفظ کے لئے اپنے حواری پیدا کرتا ہے۔ قارون نے بھی بنی اسرائیل میں بہت سے ایسے اپنے ساتھ کر لیے تھے جو اسی کی طرح اکڑ اکڑ کر چلتے تھے اور حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کا تمسخر اڑاتے تھے۔

یوں بنی اسرائیل واضح دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔اپنی اس دولت جس پر وہ بہت فخر کرتا تھا۔ اس کے بارے میں قرآن ایک فقرہ بتاتا ہے:

''یہ دولت تو میں نے اپنے ہنر سے کمائی ہے۔''

ایسی دولت کا کمال یہ ہوتا ہے کہ آدمی کسی بھی عزت دار شخص کی عزت سے کھیلنے لگتا ہے تا کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ اس حمام میں سب ایک جیسے ہیں ۔ یوں اس نے بنی اسرائیل کی ایک خوبصورت خاتون کو دولت کا لالچ دے کر حضرت موسیٰ پر تہمت لگانے کے لیے تیار کیا۔ جب حضرت موسیٰ اپنے ساتھیوں سمیت بھلائی کی باتیں کر رہے تھے ایسے میں قارون بھی اپنے غرور میں مگن ساتھیوں کے جلو میں وہاں آ پہنچا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس کی آمد اور کروفر آج کے وی آئی پی قافلے سے کم نہ ہوتا تھا۔ یہاں میرے رب کی تائید اور نصرت کا آغاز ہوتا ہے۔

اسے تکبر اس قدر ناپسند ہے کہ وہ زمین پر اکڑ کر چلنے سے بھی منع کرتا ہے۔ جب قارون نے سیدنا موسیٰ سے سوال کیا کہ خاتون سے ناجائز تعلقات کی سزا کیا ہے تو آپ نے فرمایا سنگساری۔ کہنے لگا کہ پھر تمہارے خلاف تو گواہ بھی موجود ہے۔لیکن ایسے میں میرے اللہ نے اس عورت کے دل میں ایسا خوف پیدا کیا کہ سب راز اگل دیا۔ اب وہ غیظ وغضب اور اللہ کا عذاب نازل ہوا کہ حضرت موسیٰ کو زمین پر اختیار دے دیا گیا اور آپ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کو نگل لے ۔ زمین دھنسنے لگا۔ اور پھر آپ نے کہا اس کے اوپر اس کے خزانے اور سونا چاندی بھی رکھ دو اور زمین میں اس کے عظیم الشان محل کو بھی میرے اللہ نے دھنسا دیا۔ اس کے انجام کو دیکھتے ہی اس کے ساتھی حضرت موسیٰ کی جانب پلٹ گئے ۔

ناجائز دولت اور تکبر کی یہ ایک ایسی مثال ہے جو ایک فرد پر صادر ہے اور اس پر اللہ کے عذاب کو برحق ہونا ثابت کرتی ہے ۔ یہ عذاب دنیا میں بھی آسکتا ہے اور آدمی ساری زندگی عیش وعشرت میں گزار کر اس جہان فانی سے چلا جائے لیکن آخرت کا دردناک عذاب اس کا انتظار کر رہا ہے۔لیکن جب اس ناجائز ذرائع سے دولت کمانے اور بے ایمانی کو سکہ رائج الوقت قرار دینے کے لئے قوم کی اکثریت اپنے پورے ''جمہوری حق'' سے کھڑی ہو جائے تو پوری قوم یوں غرق ہوتی ہے کہ عرب بنا دی جاتی ہے ۔ تمام الہامی کتابیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ کا عذاب کبھی اس بات پر

قوموں پر نازل نہیں ہوا کہ وہ عبادات میں کوتاہیاں کرتے ہیں۔

بلکہ اس بات پر بھی نازل نہیں ہوا کہ وہ سرے سے اس کا انکار ہی کر دے اور اللہ کو اس کائنات کا مالک حقیقی نہ مانے۔ اس لیے کہ وہ قادر ہے اور اس نے جزاء وسزا کیلئے ایک اور جہان رکھا ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یا قوم اس کے بتائے اور بنائے ہوئے زندگی کے اصولوں سے مجموعی طور پر یا اکثریت میں انحراف کرنے لگے تو پھر اس کا فیصلہ اٹل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں یا تو قوم کو قارون کے ساتھ غرق ہونا پڑتا ہے یا پھر اس کا ساتھ چھوڑ کر عذاب سے بچنا۔ قرآن حضرت شعیب اور ان کی قوم کا قصہ بیان کرتا ہے۔ اہل مدین، کم تولنا اور ناپ تول میں گڑ بڑ کرنا جن کا شعار تھا۔ اللہ نے جہاں لوگوں سے کہا کہ میں نے قرآن نازل کیا۔

وہاں ایک اور چیز بھی نازل کی وہ تھی میزان یعنی عدل کرو۔ پورے مدین میں شعیب علیہ السلام کی آواز تھی اور وہ عدل کیلئے پکار رہی تھی لیکن پوری قوم کی اکثریت ایک اور فیصلہ تحریر کر رہی تھی۔ قوم پکار پکار کر کہتی تھی کہ قرآن کے مطابق کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم لوگوں میں کمزور ہو اور اگر تیرے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے۔ ہم نے ایک اکثریت سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ناپ تول میں گڑ بڑ سکہ رائج الوقت ہے۔

ہماری اکثریت نے اسے ''آئینی تحفظ'' دے دیا ہے۔ جب یہ معاملہ ہو جائے اور اللہ کے اصول انصاف اور عوام کے درمیان مقابلہ ٹھہرے تو پھر اللہ شعیب علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ اپنے ایک ہزار سات لو لوگ جو تیرا ساتھ دیتے ہیں ان کو لے کر بستی سے تین کوس باہر چلے جاؤ اور پھر لوگوں نے صرف ایک چنگھاڑ سنی اور بستی کی بستی غرق کر دی گئی۔ مدین آج بھی عبرت کی علامت کے طور پر زندہ ہے۔ ایک فیصلہ ہے جو دنیا کے نقشے پر ثبت ہے۔

ایک فیصلہ وہ ہے جو عدالتیں کرتی ہیں۔ ایک عوام کرتی ہے اور پھر ایک فیصلہ میرا اللہ کرتا ہے۔ تاریخ میں تینوں فیصلے زندہ ہیں۔

عدل کے نام سے، اکثریت کے تکبر کے نام سے اور عبرت کے نام سے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ارتداد پر سب سے پہلا فتوائے تکفیر

تحریک ختم نبوت تاریخ کے آئینے میں

ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی　قسط 19

استفتاء اور اس کا جواب

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر سب سے پہلا کفر کا فتویٰ خاندانِ علماء لدھیانہ نے دیا تھا، یہ فتویٰ ۱۳۰۱ھ میں دیا گیا تھا مگر یہ فتویٰ تفصیلی نہیں تھا۔ پھر ۱۳۰۲ھ میں مولانا محمد حسین بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ مرزا قادیانی کا تعارف ہوا۔ یہ تعارف اس انداز میں ہوا کہ جب علماء لدھیانہ نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دیا تو اس کے جواب میں مولانا بٹالوی نے اپنے رسالہ میں علماء لدھیانہ کے فتوائے کفر کے خلاف اور مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کے حق میں زبردست مضمون لکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس وقت سب سے بڑے مؤید مولانا بٹالوی کے ان مضامین کو پڑھ کر مولانا غلام دستگیر قصوری ٹھٹھک گئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک استفتاء علماء اسلام بشمول علماء حرمین شریفین کے سامنے پیش کر کے ان سے جواب حاصل کیا۔ وہ استفتاء گذشتہ شماروں میں تفصیل کے ساتھ شائع کیا جا چکا ہے۔ اب یہاں پر اس استفتاء کے جوابات پیش کیئے جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مولانا قصوری تحریر فرماتے ہیں:

حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر ۱۳۰۲ھ میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداء اس رسالہ میں درج ہوا ہے اور اس کو مشتہر (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دور دراز ملکوں میں شائع کیا ہے۔ جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب ''براہین احمدیہ'' کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے دعویٰ کیا ہے اور اپنی تعریفوں میں حدود الٰہی سے تجاوز کر گیا ہے۔ ان باتوں سے دل بہت ناخوش ہوا۔ پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصہ کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے الہامات درج کیئے ہیں وہ اکثر مخالف شرع پائے اور آیات قرآن کی تحریف لفظی و معنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذکر اوپر

ہو چکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برداری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے قادیانی کو لکھا کہ ان مخالف شرع باتوں سے باز آؤ اور غیر دین والوں کے مقابلہ میں کتاب لکھواور چھپواؤ فروخت کرو کچھ مضائقہ نہیں تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ ہوئے بعدازاں فقیر نے بعض مجالس وعظ میں ذکر کیا مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہوگئی ہے اور انہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہو کر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا۔ اس پر ان کے مؤید مؤلف ''رسالہ اشاعۃ السنۃ'' نے خلوت میں درباب الہامات مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا۔ جب کے فقیر کو معلوم تھا کہ صاحب براہین اور مؤلف اشاعۃ السنۃ باہم ایک دوسرے کے کمال ثناء خواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دوسرے کی حقانیت کو کما حقہ ظاہر کیا ہے۔ اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے اور بعض علماء اور غیر مقلدین کے صاحب براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں۔ اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہوگئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرہ کو پسند نہ کیا بلکہ علماء دین کے روبرو گفتگو واسطے کہا تو اس کے قبول سے درگزر صاحب اشاعۃ السنۃ نے کیا۔ اس کا جواب تک نہ دیا تو بعدازاں فقیر نے جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ صاحب براہین کے اکثر الہامات اصول دین اسلام کے مخالف ہیں۔ اس پر فقیر نے اسی سال کے رمضان المبارک میں صاحب براہین کے الہامات اور صاحب اشاعۃ السنۃ کی تاویلات کے رد میں اردو رسالہ لکھ کر کئی علماء ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارہ میں کہ صاحب براہین واشاعۃ السنۃ دونوں مخالفت شروع کر رہے ہیں، فقیر سے موافقت فرمائی۔ امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اوّل مرزا قادیانی سے اظہار حق کے لئے مناظرہ کرو پھر جو حق ظاہر ہو اس کو اشتہار کر دو۔ اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس انتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرہ کو قبول نہیں کرتے۔ اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں ساعی ہو کر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں۔ پھر چند ماہ بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحب براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوف ہے۔ تین علماء صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے روبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں ۔فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو وہ لاہور سے ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ متعین کرو اور فقیر کو اطلاع دو کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جاؤں۔

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا۔ اب اس امید پر فقیر

نے شوال ۱۳۰۳ھ میں اس رسالہ کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضرات علماء حرمین شریفین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے تا کہ اہل اسلام کے نزدیک نہایت معتمد ٹھہرے اور بعض علماء مقلدین جو صاحب براہین کے مصدق ہیں وہ بھی حق کی طرف رجوع کریں اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف قرآن مجید کہ حمایت اور حقوق انبیاء ومرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائد مسلمین کی صیانت کے لئے کیا ہے۔ اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے قول کی تاویلیں ہیں مع دونوں اشتہار صاحب براہین کے جن کے بیٹے کی پیش گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتجی ہوں کہ آپ اس عربی رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کرا کر فقیر کی تحریر کو قرآن وحدیث واجماع امت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں اور اگر اس میں کوئی خطاء وسہو ہو تو اس کی اصلاح کریں اور بیان شافی وشرح کافی سے اجر وافی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحب براہین اور اس کے مؤید اور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت وطریقت میں ان کا کیا حال ہے؟ تا کہ اہل سلام کو اطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعز وکرامت رکھے اور آپ کے علم اور جسم میں بسطیت بخشے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں قیامت تک اہل علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے۔ خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن وامان وسلامت واسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادت عظمیٰ اور برکات کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے ۔سب حمد پروردگار عالمین کے واسطے خاص ہے۔ اور درود وسلام اس کے مظہر جمال اور نور کمال پر اور اس کی آل واصحاب پر ہو مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے یہ رسالہ تمام ہوا۔ اور تقریظین شروع۔

جوابات از مفتیان کرام

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحبؒ کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمدؒ جن کو حضرت سلطان روم نے بصوابدید شیخ

الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمان شاہی میں اقضیٰ قضات المسلمین واولی ولات الموحدین وارث علوم سید المرسلین وغیرھا القاب سے ملقب فرمایا ہے

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ! حمد اور صلوٰۃ کے بعد بے شک میں نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک سنا، اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلف اس رسالہ نے خدا اس کو اچھا بدلہ دے جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں ۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے، سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت سے لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور مکر وفریب سے محفوظ رکھے۔

میں فقیر! خدا کی رحمت کا امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مومنوں کو بخشے۔ آمین!

حنفیوں کے مفتی مکہ معظّمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے اور اسی سے میں توفیق کی استمداد کرتا ہوں۔ سب تعریف اس خدا کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفتیں زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے پاک ہیں اور اس نے ہر زمانہ میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی مخالفت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر طاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطاء فاحش کو بیان کر دیا اور درود وسلام ہمارے سردار پر ہوں جن کا نام نامی محمد ﷺ ہے جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل واصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف

حوالوں پر۔ پس میں نے دیکھا ان کو ایسی عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں میں گرادیا ہے ۔پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے۔ آمین ! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار ﷺ اور اس کی آل واصحاب سب پر درود بھیجے۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کے خادم الطاف الٰہی کے امیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال حنفی نے جوان دنوں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مدد میں ہو۔

حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظّمہ میں مفتی ہیں تقریظ

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دین اسلام کے خلل وذلل بد مذہبوں گمراہوں کے دور کرنے کے لئے کچھ پیدا کئے ہیں۔ جو بد مذہبوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہتے ہیں۔ اور جس نے ہر عالم راہنما سیدھی راہ کے چلنے والے کی مدد کی ہے۔ بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب کی ہیں۔ پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں گمراہ کنندوں وسخت بد مذہبوں سے ہے۔ اور ایسا ہی محمد حسین جس نے رسالہ اشاعۃ السنہ میں اس کی تائید کی ہے۔ پس حاکم اسلام پر اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے۔ واجب ہے کہ ان دونوں کو ایسی سخت تعزیر دی جائے جس سے یہ اور ان کے ہم مشرب ایسی باتوں سے سے باز آویں اور جو رسالہ امام فاضل بزرگ کامل شیخ محمد ابو عبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کے رد میں لکھا اور اس کا نام ’’رجم الشیاطین برداغلوطات براہین‘‘ رکھا ہے۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا اعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے۔ یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔

اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن بابصیل نے جو مکہ معظّمہ میں شافعیوں کا مفتی ہے، خدا اس کو اور اس کے والدین وجمیع مومنین کو بخشے۔

مالکیوں کے مفتی مکہ معظّمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگار عالم کو خاص ہیں ۔ خداوند مجھے علم دے اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرے جس کو خدا راہنمائی کرے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کو راہنمائی کوئی نہیں کرسکتا۔لیکن ایسی باتیں کرنے والا بے شک شیطانی خطر اور وساوس نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے۔اس کے جھوٹ اور بدبختی سے تعجب ہے۔اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سخت جھوٹے دجاّل ہوں گے۔تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی اور رسالہ اشاعۃ السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بدبخت ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو۔پس حاکم اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمد ابوعبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے۔بے شک اس میں بہت درست لکھا ہے۔اس لئے کہ سچے دین کی اتباع کی جائے۔بہت عمدہ ترغیب ذکر کی ہے ۔ خدا بہت دانا ہے ۔ بارخدایا ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں اور شیطا کی راہ میں گمراہ ہونے والوں اور بری باتوں کو اچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر۔آمین !یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھی ہے جو مکہ معظّمہ میں مالکیوں کا مفتی ہے۔

مکہ معظّمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اتارا، جو اپنی بات میں سچا ہے جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ میرا رہ سیدھا ہے۔اس کو پیروی کرو اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راہ سے جدا کردیں گے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو خدا کا نبی اور دوست وخلیل ہے اور اس کی آل واصحاب و مدگاروں پر۔پھر بعدازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالہ کا مطالعہ کیا جو صحیح صاف محکم روایات پر مشتمل ہے۔پس میں نے اس رسالہ کو بروئے دلائل محکم مضبوط شافی کافی فائدہ رساں دیکھا جس کے پڑھنے سے موحدین اہل سنت وجماعت کی آنکھیں خنک ہوتی ہیں اور معتزلہ وخارجیوں وبد مذہبوں وبدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔وہ بد

مذہب جو دین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا ہے اور بے شک یہ قادیانی مسیلمہ کذاب ثانی ہے اور نیز اس کے مؤید کے دھوکے کو ظاہر کئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہل اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے۔ اور بہت سا اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا اور اس کی آل وصحاب سب پر۔

اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراہیم نے جو مکہ معظّمہ میں شریف حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے، حکم کیا۔

مدینہ منورہ جو حضرات حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! حمد درود وسلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق ومدد کا سائل ہوں۔ سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوت خوارق اور معجزات سے تائید کی ہے۔ اپنے خاتم الانبیاء اور سید الاصفیا پر جس نے قرآن معجزا اتارا ہے اور اس جلّ وعلیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام تمہارے لئے پسند کیا۔ وہ کتاب جو سیدھی راہ کی طرف راہنما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے، جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا، دانا ستودہ کی اتاری ہوئی ہے اور دائمی درود اور سلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے، جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ آخر زمانہ میں دجاّل جھوٹے ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی۔ پس ان سے ڈرو تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں اور نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جمیع پیروں کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ اور نیز امام احمد ونسائی دارمی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ خدا کا راہ ہے، پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی: "ھذا

صراط مستقیم بااتبعوہ " اور بے شک یہ میرا سیدھا راہ ہے اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے حدیث لکھی کہ بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا دوزخ میں پڑا اور نیز امام احمدؒ نے معاذ بن جبلؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے، بکریوں کے بھیڑیے کی طرح الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، پراگندہ نہ ہونا اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا اور نیز یہ حدیث امام مالک کے مؤطا میں مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں۔ جب تک ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن مجید اور حدیث اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں اور نیز ابویعلیٰ نے ابوذرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے۔ اس عہد پر میں نے اسے چھوڑا ہے اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جابرؓ سے حدیث ہے کہ تم اسلام میں حیران ہوتے ہو جیسے یہود و نصاریٰ متحیر ہیں تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں، اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہؓ سے ہے کہ جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا وہ مردود ہے اور نیز امام احمد و مسلم اور چاروں نے ابوسعیدؓ سے حدیث لکھی ہے کہ جو کوئی تم سے برا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور درود آپ ﷺ کی آل واصحاب پر ہو جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ ﷺ کے عزیز واقارب و جماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔ بعد ازاں بے شک میں نے اس پیارے رسالہ کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصیل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی سست فکر کے اونٹ کو دوڑایا۔ پس میں نے اس کو یقینی دلوں سے تردید کا ذمہ دار پایا جس نے اس دین سے نکلنے والی بدبخت ناکس فریبی (مرزا قادیانی) کے جھوٹ کو نابود کر دیا۔ اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں، کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے ۔ پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔ یہاں تک کہ نشانہ اور مقصود عمدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا۔ خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دیدار عطا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد ﷺ اور اس کی آل واصحاب پر درود و سلام پہنچے۔

اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبدالسلام داغستانی جو مدینہ منورہ میں حنفی مفتی ہیں لکھا، خدا اس کو بخشے۔

مدینہ منورہ کے مفتی شافعیہ اوران کے وکیل مدرس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! سب تعریف اس خدا کی جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین کیساتھ بھیجا اوران پر ایسا قرآن اتارا جو رحمٰن کا معجزہ ہے اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستہ کی دلیل ہے اور آپ ﷺ کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ ﷺ کی نبوت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اوران کی شرع اور حکم منسوخ نہیں ہوتا اور آپ ﷺ کے درگاہ الٰہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہوگیا۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی روشن اور مضبوط شرع کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر جو ہدایت کے امام اور تاریکی کے چراغ ہیں اوران کے پیروؤں پر درود بھیجے جب تک دنیا قائم ہے۔ بعدازاں ہم دونوں نے اس رسالہ میں خوب تأمل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا۔ اس کی دلیلیں بدمذہبوں کے شبہوں کی کرنیۃ کاٹ دیتی ہیں اوراس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کریتی ہیں۔ اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کردیا۔ اور یہ رسالہ صراحۃً دین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رسوا کردیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک احمد یعنی قابل تعریف ہے اور اہل ایمان ویقین کے نزدیک یہ آذم یعنی لائق بہت مذمت کے ہے اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے اور جس الہام کا یہ مدعی ہے وہ شیطانوں کی وحی ہے، نبیوں اور رسولوں کی نہیں ہے اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تأمل کرے گا تو اس آیت کا مصداق پائے گا جس کا ترجمہ یہ اوراسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو طمع باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے وہ جانے اوران کا جھوٹ اور نہ جھکیں اس کی طرف اول ان کے جو ایمان نہیں لائے آخرت سے وہ اسے پسند کریں اور تا کہ مرتکب ہوجائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی بدلنے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ اور دراصل یہ قادیانی مسیلمہ کذاب کی طرح گمراہی اور شک میں ہے بلکہ یہ قادیانی شیطان سے اس کا مکرو

فریب بہت مضر ہے۔اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے۔اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اسکے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو سچ کر دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔پس اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو فساد سے راحت دے۔پس ہر مومن پر واجب ہے کہ اس رسالہ کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے بناوٹوں سے بچیں اور اس کے افتراء سے جو کمینگی اور گمراہی ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النبین ﷺ پر درود بھیجے جس پر قرآن مبین شیطانوں کی وسواسوں سے محفوظ اتارا گیا ہے اور اس کی آل واصحاب پر اور سلام سب پر۔

اس تحریر کے لکھنے کا سید جعفر بن اسماعیل برزنجی مدینہ منورہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے اور وہ وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرس ہیں،سید احمد برزنجی نے بھی تحریر کی ہے۔(دستخط سید احمد برزنجی)

مدینہ منورہ کے حضرت مدرس مسجد نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا فرمایا ہے تاکہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں اور اس انعام وبخشش کو جانیں۔میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کا راہ روشن کیا اور میں شکر گزار ہوں اس پر کہ ہماری طرف ایسا نبی بھیجا جس پر پیغمبری ختم کی اور شبہات وگمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے روشن معجزوں سے اس کی مدد کی اور اس کے دین سے سب دین اور حکم منسوخ کئے اور اس کی شرع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا اتارا جو عمدہ نصیحت اور سیدھا راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے اور خود حق تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دین سے پھرنے والے اس میں کجی نہ کر سکیں گے۔یعنی دیندار لوگ انکی تردید کر کے ظاہر کر دیں گے۔سو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت کرے اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر بھی جس نے ان کی پیروی کی خود آپ ﷺ کی پیروی کی اور جوان کی راہ سے پھرے بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گذرا۔بعد ازاں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اصیل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دین کی پیروی پر عمدہ برانگیخت پر شامل ہے اور اس کی طرف بلا رہا اور حرص دلا رہا اور اس پر ترغیب دے رہا ہے اور یہ

دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف از حد کثرت اشتغال اور دل پر ہجوم غموں کے حال میں تو اس رسالہ پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن مضبوط ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دین کی یقینی باتوں کو جمع کرنے والا ہے۔ بے دینوں گمراہ کرنے والوں کی شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے۔ اس بد مذہب جھوٹے دعویٰ کرنے والے کے عیب کو رسوا کرنے والا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے شیطان کا پوتا جو گمراہی اور بدراہ کرنے میں اپنے دادے شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے۔ اسلئے کہ دین اسلام کی حدوں کی محافظت کی ہے۔ سخت جھوٹے گمراہ کنندے کی فریبیوں کہ براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دلوں میں شک داخل کر دیئے تھے۔ پس ہر مسلمان پر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں اور رسولوں کو سچا مانتا ہے واجب ہے کہ یہ اعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رد لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعد ایمان کے ہے اور بے شک جو براہین احمدیہ والے اور اشاعۃ السنہ والے نے کہا ہے وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے اور جو مسلمان کے سوا دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رب راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا اور جو اندھا ان سے ہوا اپنا نقصان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور دعا قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر رحمت کرے جنہوں نے فرمایا کہ جس کو خدا راہ دکھائے کوئی اس کو بدراہ دکھانے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے کوئی اس کا راہنما نہیں اور اس کی آل واصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے آمین!

یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے عاجز بندے محمد علی طاہر وتری حسینی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منورہ میں علم دین وحدیث کا مدرس ہے۔ (دستخط، محمد علی السید بن طاہر السید الوتری)

پٹنہ کے مشہور علماء سے ایک عالم کی تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! سب تعریف اس خدا کیلئے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اتارا اور اس سے جھوٹ اور شرک اور سرکشی کو نابود کیا اور درود وسلام اس کے پیغمبر

ﷺ پر اور اس کی آل واصحاب اور نیکی سے ان کے پیروں پر ہمیشہ ہو۔ بعدازاں میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ واشتہار سے اس کی لغزشوں کا مطالعہ کیا۔ پس ان کو شیطانی بناوٹی سے پایا۔ وہ رحمانی الہام نہیں ہیں بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں سے ہے اور اس رسالہ کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے۔ پس ان سے دل کو آرام آیا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت سے برداران اہل سنت وغیرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مؤلف کو اونچی بہشت بدلہ دے۔

اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشہ پٹنہ کے باشندے حنفی نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے احسان کرے۔ فقط محمد بن عبدالقادر پاشہ

تمام ہوئی تقریظات حضرات علماء حرمین محترمین کی

تقاریظ مشاہیر علماء پنجاب

واضح رہے کہ کاتب الحروف نے اوّل جو اردو میں رسالہ بنام "تحقیقات دستگیر یہ فی رد ہفوات براہین" لکھ کر مشاہیر علماء پنجاب وغیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں۔ ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباس عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا جو وہاں کے مفتیان عظام و مدرسان کرام وغیرہ کی تصدیق و تعریف سے مزین ہوا جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اور یہ امر موجب اس کے زیادہ اعتبار و اسناد کا ہوا۔ مگر تاہم ان تقاریظ علماء پنجاب وغیرہ کا بھی یہاں پر درج کر دینا مناسب نظر آیا اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اختتام اس رسالہ کا شہر امرتسر میں ہوا تھا اس لئے اول ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھی جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول امام مسجد میاں محمد جانؒ رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفی والہ المجتبیٰ: مخفی نہ رہے کہ اس احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقات دستگیر یہ جو ہفوات صاحب براہین احمدیہ کے رد میں تالیف حضرت بلند ہمت شریفا لنسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب کا ہے حرف بحرف ابتداء سے آ کر تک مطالعہ کیا۔ نسخہ شریفہ مذکورہ کو مطابق مذہب اہل سنت وجماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جو الہامات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کیے ہیں وہ بعینہ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں۔ مجھے ظن

غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مالیخولیا میں گرفتار ہے۔اسی سبب سے صورت متخیلہ موہومہ کوامور مذمنہ الہامیہ قرار دینے میں لاچار ہیں۔ورنہ باوجود سلامت عقل وحواس اور باوجود ادّعاء اسلام ایسے الہامات واھیہ کے مدعی نہ ہوتے۔

اللّٰھم اکرمنا بکرامۃ العلم ونوّر قلوبنا بنور العلم ھذا واخر دعواناان الحمد للّٰہ رب العالمیں۔رقمہ: احقر العباداللّٰہ الغنی غلام رسول الحنفی ،بقلم خود

مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ بعدہ !این کس رسالہ ھذا راز اول تا آخر بلفظ دیدہ موارد واعتراضات راازان براہین ھم مشاھدہ نمود فی الحقیہ بعض مزخرفاتش رابطور نمونہ جواب دادہ آمد تابفحوائے قیاس کن زگلستان من بھار مراباطیل باقید برآن قیاس نمودہ شود خداوند کریم مولانا مصنف را(کہ ھمیشہ کمر ھمت بحمات دین بستہ دارند دراستیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیلہ خود مشکور اسلامیان اند و چرانباشد کہ کمالات حسبی ونسبی ضمیمہ خوبھا کسبی ووھبی ازحق سبحانہ دارند) جزائے خیر دھد کہ درچنیں وقت کہ باغربت اسلام ھمقر انست این چنیں احسان برزمرہ اھل سنت گذاشتہ اند.

فقط حررہ .ابوعبداللّٰہ احمد بخش عفاء اللّٰہ عنہ والقاہ باالبھش بقلم خود !

مولوی نورالدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقیریظ

جو کچھ مولوی صاحبان مولوی غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ہٰذا کے بارے میں تحریر فرمایا ہے وہ عین صواب ہے۔اوراس سے میرا اتفاق رائے ہے۔فی الواقع رسالہ ہٰذا جمیع متبعین سنت کے لئے وساوس شیطانی وہواجس نفسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی سپر قوس ہے اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف رسالہ کوجزائے خیر عطا فرمائے۔

حررہ:عبد اللّٰہ المسکین نور الدّین عفی عنہ بقلم خود!

مولوی غلام محمد امام مسجد شاہی مسجد لاہور کی تقریظ مع امام جامع مسجد انارکلی

ظاھراً اقوال الھامیہ مؤلف براہین احمدیہ مع تاویلات فاسدہ صاحب اشاعۃ السنہ مخالف عقائد اھل السنہ والجماعۃ وغیر مستندست اھل اسلام رالازم کہ از اتباع ایں چنیں اشخاص ومطالعہ ایں چنیں الھامات واھیات برکنار باشدوایں تحقیقات وتردید الھامات مستند اند بکتب مقبولہ اھل السنۃ الحق احق ان یتبع.

فقیر غلام محمد بگی والاعفی عنہ بکرمہ ومنہ بقلم خود اصاب من اجاب فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی بقلم خود!

مولوی نور احمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

الہامات صاحب براہین احمدیہ تاویلات صاحب اشاعۃ السنہ بالکل مخالف شرع اند و مضمون وعبارات رسالہ شریفہ ہذا صحیح بلکہ اصح وہدایت کنندہ گمراہان براہ حق جزء اللہ سبحانہ مؤلف خیرالجزاء۔
فقیر نو احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم بقلم خود!

مولوی مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹونکی مدرس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

الحمدالولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ محمد وآلہ وصحبہ امابعد! نحیف نے اس رسالہ کو اکثر مقاموں سے دیکھا۔ جن میں حضرت مؤلف نے صاحب براہین اوران کے اعوان کو معقول الزام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسن کوشش کی جزائے خیر دے۔ حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوت ہونے کا الزام بھی لگایا ہے۔ میری رائے میں یہ الزام بھی صحیح اور درست ہے۔ اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو عرف شرع میں خواص رسالت یا نبوت سے ہے اور مؤلف براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے۔ پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اشتباہ ہے؟ پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہوم لغوی اوران آیات واحادیث میں غور کرنے سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلف براہین کو منجانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا صریح دعویٰ ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں۔ اس پر یہ الہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں: ''واتل علیھم ...... مااوحی الیك من ربك ...... قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الھکم الہ واحد ...... قل ان کنتم تحبون اللہ باتبعونی بحببکم اللہ .....قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مومنون'' اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی تشریح میں مؤلف براہین نے لکھا ہے کہ: ''میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لائے یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا۔ یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے۔'' انتہاء۔ اس بیان میں مؤلف براہین اور لوگوں

پر بھی اپنے الہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس کا الہام اوروں پر حجت نہ ہو تو ان کو قبول کرنا ایمانداروں پر فرض کیوں ہو۔ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہوتا ہے؟ اس بیان سے مدعی نبوت ہونیکے الزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔ دوسری دلیل یہ کہ مؤلف براہین نے اپنے بنائے ہوئے الہامی فقرے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تشریح میں لکھا ہے کہ: ''اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حلہ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔'' انتہا! اس لئے کہ جب منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونا انبیاء ہوا تو جو شخص اپنے سے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہو اس کے مدعی نبوت ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے۔ اس کا مطلب کماحقہ ذہن نشین نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دوسرے نبی کی اتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلاتوسط اتباع دوسرے کے، یا یہ کہ نبی بعد حصول منصب مذکور دوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے تو یہ تفریق غلط ہے۔

اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوت سے پہلے یا بعد دوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے اور خود جناب رسول مقبول علیہ السلام کو جابجا اتباع ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہوتا ہے بلکہ مؤلف براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہوسکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہوسکتا ہے۔ پس یہ تفریق بھی غلط ہے۔

اس لئے کہ نبوت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغتاً یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بعض آیاتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہوسکنا مقدور جناب ایزدی ہے۔ گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا: ''اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ'' اور جو یہ عرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا الہام قطعی طور اور یقینی نہ ہو۔

اولاً اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے

کا بلا توسط ظاہری قطعی اور یقینی طریق سے انکشاف تام ہو گیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرض شریعت کی حاجت کیا ہے؟

ثانیاً اس لئے کہ احکام شرعیہ کا جز و اعظم احادیث صحیحہ ظنی الثبوت اور آیات قرآنیہ ظنی الدلالۃ کا عملاً یا اعتقاداً تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کی شہادت پر موقوف ہو سکتا ہے بلکہ اور صورت عرض پر تقدیر تخالف اس حدیث صحیح اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالۃ کے مقابل میں ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ الہام قطعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں غلط ہے۔ اس لئے کہ الہام قطعی کا واقع نہ ہونا بے شک مسلم ہے۔

لیکن مذکورہ بالا احادیث سے جن کے موضوع اور خلاف واقع ہونے کا بھی احتمال ہے الہام قطعی کا مخالف نہ ہو سکنا غیر مسلم ومن یدعی فعلیہ البیان اور جو مذکورۃ الصدور فقرہ سے یہ غرض ہے کہ نبی کو اپنے الہام کے فہم مطلب میں اشتباہ اور التباس نہیں ہوتا۔ برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی وحی کے فہم مضمون میں اشتباہ اور التباس رہتا ہے تو یہ توجیہہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس الہام کے الہام ہدایت یا الہام ضلالت ہونے میں اس کی بھی امتیاز ہو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی امتیاز نہیں پیدا کرتا۔ صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اور اس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اطلاق سے ہی مؤلف نے کس قدر احتیاط کی ہے۔ ورنہ خواص نبوت یا رسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگذاشت نہیں کی ہے۔

هذا مایحظر بالبال واللّٰه اعلم بحقیقة الحال۔

رقمه العبد الضعیف المفتی محمد عبداللّٰه عفاء اللّٰه عنه

المدرس الاوّل بالمدرسة العالیة فی لاهور!

دو قومیں ایک کہانی

سازشی مگر دانشمند برطانوی سامراج نے چینی قوم کے اندر چھپی ہوئی طاقت کا اندازہ کر کے اس قوم کو افیون پر لگا دیا اور یہ کام باقاعدہ سرکاری خرچ پر کیا گیا لیکن چینیوں کی ہزاروں برس پرانی تہذیب کی طاقت زندہ رہی اور اقبال کے گراں خواب چینی سنبھلنے لگے۔

ہمالہ کے چشمے ابلنے لگے   گراں خواب چینی سنبھلنے لگے

پاکستان کے قیام سے کوئی ڈیڑھ دو برس بعد اکتوبر 1949ء میں چین کا انقلاب کامیاب ہوا پھر گراں خواب چینی ایسے سنبھلے کہ انہوں نے دنیا کو حیران کر دیا۔ آج چین عالمی سطح پر دوسری تیسری طاقت ہے۔ چین کی انقلابی حکومت چیئر مین ماؤزے تنگ اور وزیر اعظم چواین لائی کی قیادت سے بہرہ مند تھی ان لیڈروں نے قوم کی کایا پلٹ دی۔ وہ خود کسی بھی غریب چینی کی طرح زندگی بسر کرتے تھے اور ان کی اندر ایمان اور اعتقاد کی اتنی طاقت شعلہ فشاں تھی کہ نہایت صبر کے ساتھ انہوں نے اپنا کامیاب سفر جاری رکھا اور اپنی بصیرت سے قوم کو سامراجیوں سے بچا کر آگے لے گئے ان دونوں لیڈروں کی زندگیاں دنیا کی ہر قوم کے لئے ایک زندہ مثال ہیں کوئی بھی قوم ایسے ہی قائدین کی رہنمائی میں دشمنوں سے بچ کر زندہ رہ سکتی ہے۔ حال یہ تھا کہ چیئر مین ماؤ کی بہن انقلابی مہم کے دوران بھوک سے تنگ آ کر اپنے بھائی کے پاس چلی آئی لیکن بھائی کو جو کھانا ملتا تھا وہ آدھا بہن کو کھلا دیتے تھے بہن نے بھائی کی لیڈری سے خوشحالی کی جو امیدیں وابستہ کر لی تھیں وہ ٹوٹ گئیں اور وہ یہ کہتی ہوئی گاؤں لوٹ گئی کہ وہاں پیٹ بھر کے کھا تو لیتی تھی چواین لائی اپنے حلیف حکمران سٹالین سے ملنے گئے اور اس روسی حکمران کی آن بان دیکھی تو کہا کہ بھائی ہم دونوں اپنے اپنے خاندان کے غدار ہیں آپ ایک موچی کے بیٹے تھے اور اب ایک بادشاہ کی طرح رہتے ہین میں ایک امیر کبیر خاندان کا فرد تھا جو غریبانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ یہ بات ایک سیاسی لطیفہ بن گئی لیکن اتنی بڑی حقیقت بھی کہ قوموں کو آگے لے جانے ہم مسلمانوں کے قرون اولیٰ کے رہنماؤں کی زندگیاں حیران کن تھین وہ جو انقلاب برپا کر گئے دنیا آج تک زور لگا رہی ہے مگر وہ جوں توں کر کے زندہ ہے اور دلوں میں بیدار رہتا ہے ہم پاکستانی جب پاک چین دوستی کا زکر کرتے ہیں تو اس کو بیان کرنے کے لئے کہاں کہاں سے الفاظ تلاش کر کے لاتے ہیں، سمندروں سے گہری ہمالہ سے اونچی، شہد سے میٹھی اور نہ جانے کیا کیا لیکن آزادی کی عمر میں چینیوں سے سال ڈیڑھ سال بڑا ہونے کے۔

مناقب اہل بیت

حضرت سیدہ فاطمہؓ کے فضائل ومناقب

حضورﷺ نے فرمایا:

فاطمة سید ة نساء اهل الجنة

(صحیح بخاری ج۱ص۵۳۲)

حضرت فاطمہ اہل جنت عورتوں کی سردار ہے۔

☆......مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے منبر پر فرمایا:

ان فاطمة بضعة منی یربنی ماارابها ویو ذینی مااذاها(ترمذی ج۲ص۲۲۷)

فمن اغضبهااغضبنی (جامع صغیر۳۶۰)

حضرت فاطمہ میرے بدن کا حصہ ہے اس کا دکھ میراا وراس کی تکلیف میری تکلیف ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا:

☆فاطمة بضعة منی یقبضنی ما یقبضها و یبسطنی مایبسطها

(مستدرک ج۳ص۱۷۲)

حضرت فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا اور جس چیز سے اس کا دل کشادہ ہوتا ہے وہ چیز میرے دل کو بھی کشادہ کر دیتی ہے(میں اس کی خوشی میں خوش ہوتا ہوں)

☆ حافظ ابن حجر اس پر لکھتے ہیں کہ وہ کام کرنا جس سے حضورﷺ کو تکلیف پہنچے خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ بالاتفاق حرام ہے۔

چنانچہ جس بات سے حضرت فاطمہ کو تکلیف پہنچے گی اس سے حضور ﷺ کو تکلیف پہنچے گی اور یہ حرام بات ہے حضور ﷺ کے اس ارشاد میں موجود ہے:

وفيه تحريم اذى من يتاذى المصطفىٰ ﷺ بتاذيه لان اذى النبى ﷺ حرام اتفاقا قليله و كثيره وقد جزم بانه يوذيه فاطمة فكل من وقع منه فى حق فاطمة شى فتاذت به فهو يوذى النبى ﷺ بشهادة هذا الخبر الصحيح و لا شئى اعظم من ادخل الاذى عليها من قبل ولدها

(فتح الباری ۹ ص ۴۱۱ فیض القدیر شرح جامع صغیر ج ۴ ص ۵۵۴)

☆......اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو گھر والوں میں سے کون سب سے زیادہ پیارا ہے آپؐ نے فرمایا کہ فاطمہ مجھے پیاری ہیں۔

احب النساء الى رسول الله ﷺ فاطمة (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۲۷)

☆......حضرت علی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ کے متعلق فرمایا:

ان الله يغضب لغضبك ويرضى لرضاك (مستدرک ج ۳ ص ۱۶۷۔اسد الغابة ج ۷ ص ۲۱۹)

اللہ تمہاری خوشی پر خوش اور تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے۔

☆......حضرت عبداللہ بن بن عباس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ یہ اہل جنت کی افضل خاتون خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران ہیں (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۴)

☆......حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک دن پہلے ان سے فرمایا:

يافاطمة!اما ترضين ان تكونى سيدة نساء العالمين او نساء هذه الامة (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۰)

اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

☆......حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

نزل ملك فبشرني ان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة

(سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۱۲۳۔ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۴۔ معرفۃ الصحابۃ ج ۵ ص ۱۳۲)

ایک فرشتہ نے مجھے اس بات کی بشارت دی کہ فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

☆......زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ ......فاطمہ......حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

انا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۱۔ اصابہ ج ۴ ص ۳۷۸)

حضرت علی، فاطمہ، حسن حسین (رضی اللہ عنہم) یہ سب میرے ہیں جو ان سے لڑے گا میں ان سے لڑوں گا اور جو ان سے صلح و دوستی رکھے گا میں بھی ان سے دوستی و صلح رکھوں گا۔

☆......حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

﴿قل لا اسالكم عليه من اجرا الا المودة فى القربى

(پ ۲۵ الشوریٰ ۲۳)﴾

اے پیغمبر ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے نہیں مانگتا اس پر کچھ بدلا مگر دوستی چاہیے قرابت میں تو صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے وہ کونسے قرابت دار ہیں جن سے مؤدت کرنا ہم پر ضروری قرار دیا گیا حضور ﷺ نے فرمایا:

على وفاطمة وابناهما ......

اخرجه احمد فى المناقب

(مرقات ج ۹ ص ۳۹۶۳ طبع بیروت)

وہ حضرت علی، حضرت فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔
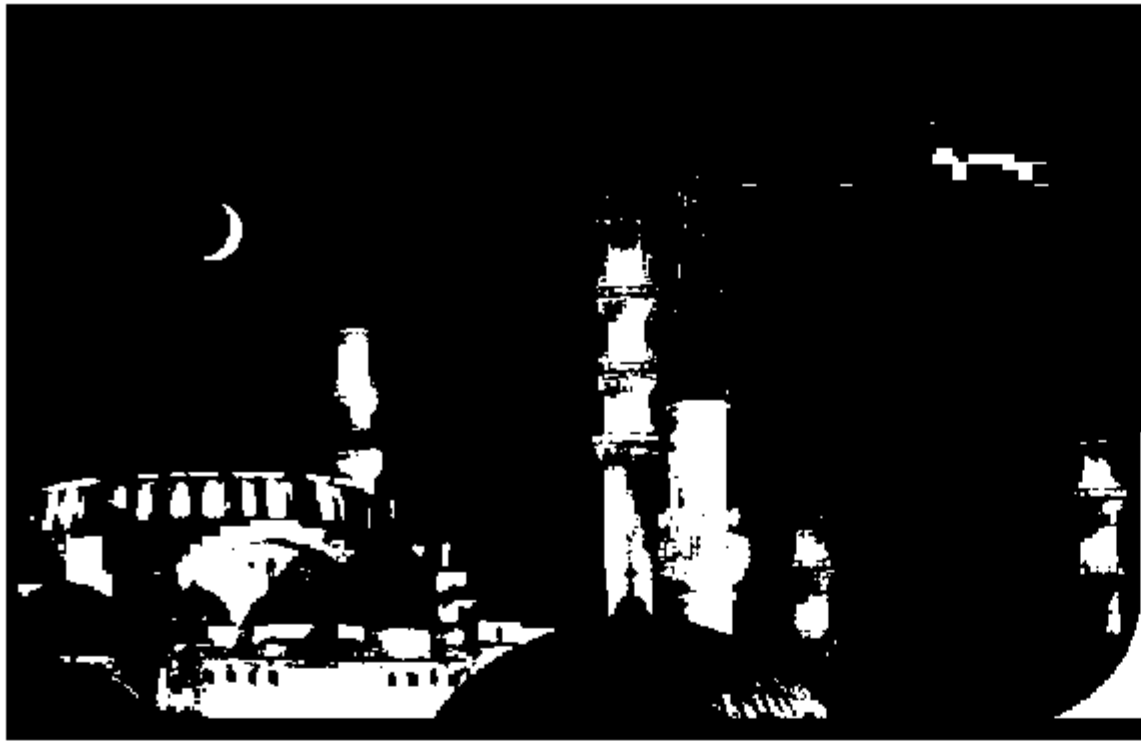
سعید اور شہید

''ایک دفعہ حضرت جنید بغدادیؒ نے عزم جہاد کیا اور اپنے آٹھ خاص مریدوں کو ہمراہ لے کر محاذِ روم پر پہنچے انہوں نے اور ان کے مریدوں نے مردانگی کے خوب جوہر دکھائے۔ آٹھوں مرید لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حضرت خود فرماتے ہیں کہ میں نے ہوا میں معلق نو ہودج دیکھے۔

میرا جو مرید شہید ہوتا تھا اس کی وجہ روح فرشتے ایک ہودج میں ڈال کر آسمانوں کی طرف لے جاتے تھے۔ جب آٹھوں ہودج چلے گئے اور صرف ایک باقی رہ گیا تو میری آس بندھی کہ یہ ہودج مجھے نصیب ہوگا اور شہادت کا صرف حاصل ہوگا۔ اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ جس کافر نے آٹھ مریدوں کو شہید کیا تھا وہ میری طرف چلا آ رہا ہے۔

وہ قریب آیا تو اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کو کلمہ پڑھا دوں۔ چنانچہ میں نے اسے کلمہ پڑھا دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر وہ کہنے لگا حضرت! یہ ہودج میرے لیے رہنے دیں اور آپ واپس بغداد جا کر لوگوں کو راہِ راست دکھائیں۔ اس کے بعد وہ نو مسلم اپنی فوج کی طرف لپکا۔ آٹھ کافروں کو تہ تیغ کیا اور پھر خود بھی شہید ہو گیا۔

میں نے دیکھا کہ وہ ہودج اسی روح سعید کے انتظار میں تھا۔ فرشتوں نے اس کی روح کو ہودج میں رکھا اور آسمان کی طرف لے کر پرواز کر گئے''۔

اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اس سے پہلے کوئی مر نہیں

سکتا، دیکھئے حضرت جنیدؒ تمنائے شہادت رکھتے تھے لیکن موت کا وقت ابھی نہیں آیا تھا اس لیے شہید نہیں ہوئے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ انسان کے اچھے برے ہونے کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ دیکھئے ایک کافر ساری زندگی کفر پر گزارتا ہے لیکن موت سے پہلے اُسے اسلام لانے کی توفیق ہو جاتی ہے اور وہ مرتبہ شہادت پر فائز ہو جاتا ہے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ

صوفیائے کرام بھی باقاعدہ جہاد کیا کرتے تھے لہٰذا صوفیاء کے بارے میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ صوفیاء جہاد نہیں کرتے تھے بلکہ جہاد کے مخالف تھے نہایت غلط اور گمراہ کن بات ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی فراست، ایک نصرانی لڑکے کا اسلام قبول کرنا:۔

''حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں حضرت سری سقطیؒ مجھ سے کہتے تھے کہ تم لوگوں کو وعظ کہو، مجھے وعظ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی تھی اور میں اپنے آپ کو وعظ گوئی کا اہل بھی نہیں سمجھتا تھا، ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا، یہ جمعہ کی شب تھی، آپ نے فرمایا کہ وعظ کہو، میں اُٹھ کر صبح ہونے سے پہلے ہی حضرت سِری سقطیؒ کے دروازے پر پہنچا اور دستک دی،

آپ نے فرمایا: تم نے میری بات نہیں مانی حتیٰ کہ خود آنحضرت ﷺ کی طرف سے تمہیں حکم ملا۔ دوسرے دن حضرت جنیدؒ جامع مسجد میں لوگوں کو وعظ کہنے کیلئے بیٹھے، لوگوں میں یہ بات پھیل گئی کہ حضرت جنیدؒ لوگوں کو وعظ فرمانے لگے ہیں۔

(اثنائے وعظ) ایک عیسائی لڑکا بھیس بدل کر اُٹھا اور بولا: اے شیخ! رسول اکرم ﷺ کے فرمان: ''اتقوا فراسۃ المؤمنین فانہ ینظر بنور اللہ'' کا کیا مطلب ہے؟

حضرت جنیدؒ نے پہلے سر جھکایا پھر سر اُٹھا کر فرمایا: اسلم فقد حان وقت اسلامک: مسلمان ہو جا کیونکہ تیرے مسلمان ہونے کا وقت آ گیا ہے اس پر وہ لڑکا مسلمان ہو گیا، زُنّار توڑ ڈالی اللہ نے اُسے

توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔''

حضرت جنیدؒ کے اس واقعہ سے بہت سی اہم باتیں معلوم ہو رہی ہیں،

اول یہ کہ وعظ گوئی معمولی کام نہیں کہ ہر کوئی وعظ کہنے بیٹھ جائے اس کے لیے علم و معرفت اور صلاحیت ولیاقت کی ضرورت ہے۔

دوم یہ کہ حضرت جنیدؒ بارگاہِ رسالت مآبؐ میں معتمد علیہ اور صاحبِ مرتبہ ومقام تھے کہ وہاں سے آپ کو وعظ گوئی کا حکم دیا گیا۔

سوم یہ کہ حضرت جنیدؒ صاحبِ کشف وکرامت بزرگ تھے اسی لئے آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ سوال کرنے والا مسلمان نہیں ہے حالانکہ آپ اُسے جانتے نہیں تھے، نیز آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس کے مسلمان ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

حضرت جنیدؒ اور تسبیح:

''ایک دفعہ حضرت جنیدؒ اس طرح نظر آئے کہ آپ کے ہاتھ میں تسبیح تھی، کسی نے سوال کیا کہ آپ باوجود اس قدر شرف ومرتبہ کے بھی تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں؟ فرمایا:

''تسبیح تو ایسا راستہ اور ذریعہ ہے جس کے سبب میں اللہ تک پہنچا ہوں اس لیے میں اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔''

حضرت جعفر خلدیؒ کی روایت ہے کہ حضرت جنیدؒ روزانہ تیس ہزار مرتبہ ''سبحان اللہ'' کا ورد کیا کرتے تھے۔

وفات کے وقت اتباعِ سنت:

''آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا مجھے وضو کرادو مریدین نے وضو کروا دیا لیکن وضو میں انگلیوں کا خلال کروانا بھول گئے آپ نے یاد دلایا کہ خلال بھی تو کرواؤ۔''

وفات کے وقت تلاوت قرآن پاک:

''ابومحمد حریری بیان کرتے ہیں کہ میں نزع کے وقت حضرت جنیدؒ کے پاس موجود تھا یہ دن جمعہ اور نوروز کا دن تھا حضرت جنیدؒ اس وقت بھی قرآن پڑھ رہے تھے، آپ نے قرآن پاک ختم کیا تو میں نے عرض کی کہ اے ابوالقاسم! اس حالت میں بھی آپ قرآن پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا مجھ سے بڑھ کر کون اس کا حقدار ہوسکتا ہے جبکہ میرا صحیفۂ اعمال لپیٹا جا رہا ہے۔''

ابن خلکان لکھتے ہیں کہ

''حضرت جنیدؒ نے وفات کے وقت قرآن پاک ختم کیا سورۃ بقرہ کی آیات پڑھی تھیں کہ انتقال ہوگیا۔''

کلمہ طیبہ کی تلقین:

''حضرت جنیدؒ کے انتقال کے وقت کسی نے ان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ، کہیے فرمایا: میں اسے بھولا نہیں ہوں کہ اسے اب یاد کروں، پھر آپ نے یہ رباعی پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے:

یعنی وہ تو دل میں حاضر ہے اور دل کو آباد کر رہا ہے۔ میں اسے بھولتا نہیں ہوں کہ یاد کروں۔ وہ میرا آقا اور سہارا ہے اور مجھے اس سے وافر حصہ ملتا ہے۔

آخرت میں کیا کام آیا:

''محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جنیدؒ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا:

''وہ اشارات بے سود رہے وہ عبارات چھپ چھپا گئیں علوم کچھ کام نہ آئے اور رسوم بے فائدہ رہیں کام آئیں تو صرف وہ چھوٹی چھوٹی چند رکعتیں کام آئیں جو ہنگامِ سحر ہم ادا کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی بارگاہ کے اِن مقرب بندوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بے پردہ عورتیں:

عورتوں کے ایک گروہ کو حضور ﷺ نے دیکھا کہ سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے نیچے آگ سلگ رہی ہے جوان کا بدن کھائے جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''یہ کون ہیں''؟

جبرائیلؑ نے عرض کیا: ''یہ وہ عورتیں ہیں جو پردہ نہیں کرتیں اور اپنے خاوند کے سوا غیر مردوں کے لیے بناؤ سنگھار کرتی ہیں اور بے پردہ ہو کر ان کو اپنی زینت و آرائش دکھاتی ہیں''۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو عورت سرمہ لگا کر غیر محرم کو دکھاتی ہے، خدا اس کا منہ کالا کرے گا اور اس کی قبر کو دوزخ کا گڑھا بنا دے گا۔ (العیاذ باللہ)

بین کرنے والیاں:

عورتوں کے ایک گروہ کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کا قطران کا لباس ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون عورتیں ہیں''؟

جبرائیلؑ نے عرض کیا: ''یہ وہ عورتیں ہیں جو مردوں پر بین واویلہ کرتی ہیں۔''

جھوٹی قسم کھانے والوں کی زبانیں گدی سے کھینچ لی جاتی ہیں۔ (تفسیر روح البیان، نزہۃ المجالس)

چغل خوری پر عذاب:

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان قبروں کے مردے عذاب میں مبتلا ہیں، یہ کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں، ان میں سے ایک شخص پیشاب سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے اور دوسرا چغل خوری کی وجہ سے عذاب میں

مبتلا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی اور چیر کر دو جگہ کی، ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہؓ نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں ہری بھری رہیں گی اس وقت تک عذاب قبر میں کمی ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت یعلی بن مرہؓ کا بیان ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک قبرستان سے گذرا۔ میں نے ایک قبر پر کچھ دباؤ کی آواز سنی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے پوچھا "کیا تم نے آواز سنی؟"

میں نے عرض کیا "ہاں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو ایک تھوڑی سی بات کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔

میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگوں کی چغلی کھایا کرتا تھا اور پیشاب سے پاک وصاف نہیں رہتا تھا۔ پھر اس قبر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری شاخ نصب کر کے فرمایا "جب تک یہ ہری رہے گی عذاب میں کمی رہے گی"۔

(دلائل نبوۃ للبیہقی)

(۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

"میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، اس میں داخل ہونے والے اکثر لوگ مساکین تھے جبکہ مال داروں کو روک دیا گیا سوائے جہنمی لوگوں کہ انہیں جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا گیا، پھر میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں کثرت عورتوں کی ہے۔"

[(متفق علیہ۔ رواہ البخاری (۵۱۹۶) واحمد (۲۱۲۷۵) ومسلم (۲۷۳۶)]

(۲) عمران حصین رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے:

"میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔"

[(متفق علیہ رواہ البخاری (۳۲۴۱) ومسلم (۳۷۳۸) وترمذی (۲۶۰۳) واحمد (۱۹۳۵۱)]

(۳) ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا فرمان نقل فرماتے ہیں: ''مجھے جہنم دکھائی گئی تو اکثر اہل جہنم وہ عورتیں تھیں جو ناشکری کرتی تھیں''۔ کسی نے پوچھا:

''کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی تھیں؟'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''وہ خاوند کی ناشکری کرتی تھیں، اور احسان فراموشی ان کا شیوہ تھا، اگر تو ساری عمر اس سے اچھا سلوک کرتا رہے اور پھر وہ تجھ میں کوئی ناگوار بات دیکھ لے تو کہے: ''میں نے تجھ میں کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔''

[متفق علیہ رواہ البخاری و(۲۹۹) ومسلم(۹۰۷) والنسائی(۲۴۹۳) واحمد(۲۷۰۶)]

(۴) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حضور ﷺ کا ارشاد منقول ہے فرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو، کیونکہ میں نے تمہیں دوزخیوں میں سے اکثر پایا ہے''۔

ایک عورت جزلہؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! ہم کس وجہ سے کثرت سے دوزخ میں جائیں گی؟ فرمایا: ''تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، میں نے دین اور عقل کے اعتبار سے تم سے زیادہ ناقص مخلوق کو نہیں دیکھا جو عقل مند آدمی کی عقل کو زائل کردے۔ اس عورت نے کہا: ''عقل اور دین کا نقصان کس اعتبار سے ہے؟''

فرمایا: ''عقل کے نقصان اور کمی کی علامت یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے، اور وہ کئی راتیں ایسی گزارتیں ہے جس میں نماز نہیں پڑھ سکتی اور رمضان میں کچھ دن روزہ نہیں رکھ سکتی، یہ اس کے دینی نقص کی علامت ہے''۔

[متفق علیہ رواہ البخاری(۳۰۴) ومسلم(۸۰) وغیرہ]

شرحِ حدیث

امام نوویؒ ''شرح مسلم'' میں فرماتے ہیں کہ عورت کئی راتیں ایسی گزارتی ہے اور نماز نہیں پڑھ سکتی، یعنی وہ کچھ دن اور کچھ راتیں حیض کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی اور رمضان کے کچھ دن حیض کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتی، باقی یہ کہ حدیث کے احکام میں علوم کے چند نمونے اور جملے ہیں

(۱) صدقہ، نیک اعمال، کثرت استغفار اور تمام اطاعات کی ترغیب دینا (۲) نیکیاں، برائیوں کو ختم کردیتی ہیں جیسا کہ یہ بات قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتی ہے (۳) خاوند کی نافرمانی اور احسان فراموشی کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ جہنم کی وعید کسی گناہ کے کبیرہ ہونے کی علامت ہے (۴) لعن طعن کرنا بھی بڑے قبیح گناہوں میں سے ہے، اس حدیث یہ معلوم نہیں ہوتا کہ لعن طعن کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو'' لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ جب کسی صغیرہ گناہ کو کثرت سے کیا جائے تو وہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے اور اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: مومن کو لعن طعن اس کے قتل کی مانند ہے۔

لعن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم

علماء کا لعن طعن کی حرمت پر اتفاق ہے، کیونکہ لغت میں اس کے معنیٰ دور کرنے اور دھتکارنے کے آتے ہیں، اور اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے کسی کو حق تعالیٰ عزوجل کی رحمت سے دور کرنا، لہٰذا کسی کو اللہ کی رحمت سے دور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کی حالت اور خاتمہ قطعی طور پر معلوم نہیں۔ اسی وجہ سے علماء فرماتے ہیں: کسی پر لعنت کرنا جائز نہیں خواہ مسلمان ہو یا کافر یا جانور ہی کیوں نہ ہو...... ہاں البتہ اگر نص قطعی سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کی موت کفر پر واقعہ ہوئی جیسے ابوجہل یا وہ کفر پر مرے گا جیسے ابلیس، تو ان کو لعنت کرنا جائز ہے۔

کسی کی ذات کو نشانہ بنا کر تو لعن طعن کرنا حرام ہے لیکن اگر کسی صفت پر لعنت کی جائے تو حرام نہیں جیسے بال اکھیڑنے والی اور بال اکھیڑوانے والی عورت پر لعنت، جسم میں گدوائی کرنے والی اور کروانے والی عورت پر لعنت، سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت تصویر کشی کرنے والوں، ظالموں، کافروں، فاسقوں اور اس شخص پر لعنت جو زمین کی حد بندی کے نشان کو تبدیل کرے،

اور اس شخص پر لعنت جو دوسروں کی جائیداد کا مالک بنے، اور اپنے باپ کے علاوہ دوسرے شخص کی طرف منسوب ہونے والے پر لعنت،

اور اسلام میں کوئی نئی بات پیدا کرنے والے پر لعنت، اور بدعتی کو پناہ دینے والے پر لعنت،

اور اس کے علاوہ دوسری مخصوص صفات جن میں کسی ذات پر لعنت نہیں کی گئی بلکہ مطلقاً ان مذکورہ اوصاف پر لعنت کی گئی ہے۔

(۵) اس حدیث میں کفر کا اطلاق اللہ کا کفر کرنے کے علاوہ پر کیا گیا ہے جیسے خاوند، احسان ،نعمت وحق کا کفر یعنی ناشکری کرنا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ کفر کی نسبت غیر اللہ کی ناشکری کی تعبیر کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔

(۶) اس حدیث میں ایمان کی زیادتی اور کمی کا بیان بھی ہے۔

(۷) اس حدیث میں امام، عہدو منصب کے حامل افراد اور بڑے لوگوں کے لئے اپنی رعایا کو وعظ کرنے کا درس بھی ملتا ہے کہ وہ انہیں نیکیاں کرنے پر ابھاریں اور گناہوں کے نقصانات سے انہیں ڈرائیں۔

(۸) اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہر طالب علم استاد سے اس بات کا معنی پوچھ سکتا ہے جو اس کی سمجھ میں نہ آئے اور اس کا معنی واضح نہ ہو، جیسا کہ حضرت جزلہ رضی اللہ عنہا نے کیا۔

(۹) اس حدیث میں چونکہ رمضان کا لفظ ''شہر'' کی طرف اضافت کیے بغیر آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان کے بجائے صرف ''رمضان'' بھی کہہ سکتے ہیں،

اگر چہ اضافت کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

امام ابوعبداللہ مازریؒ فرماتے ہیں:

''حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ''عورتوں کی عقل کے ناقص ہونے کی علامت یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے''۔

یہ ایک خاص نکتہ کی طرف اشارہ ہے اور یہ نکتہ وہی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے قول:

ان تضل احداهما فتذ کر احداهما الاخریٰ

(دو عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اس کا یاد دلائے گی)

سے تنبیہ فرمائی ہے، یعنی یہ عورتیں ضبط اور یاد رکھنے کے اعتبار سے ناقص ہیں۔

بچوں کے صفحات

حسن سلوک

آنحضورﷺ کی سربراہی میں جب مسلمانوں نے مکہ فتح کرلیا تو اس وقت آنحضورﷺ نے دیکھا کہ مکہ کی ایک ضعیف عورت سر پر ایک بھاری گٹھری لیے بھاگی جارہی ہے۔آپﷺ اُس بوڑھی عورت پر ترس آیا کہ بڑھاپے کے باوجود اس نے سر پر گٹھری کا بوجھ لادھا ہوا ہے۔آپﷺ اُس بڑھیا کے قریب آئے اور اس سے وجہ پوچھی کہ وہ اتنا بوجھ سر پر اُٹھا کر کہاں جارہی ہے؟ اُس بڑھیا نے کہا:''اے بیٹے! میں محمد (ﷺ) نامی ایک شخص کے خوف سے مکہ چھوڑ کر جارہی ہوں کہ کہیں وہ مجھ سے میرا مذہب نہ چھڑا دے۔آپ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور اس بڑھیاں سے کہا''مائی اتنی بھاری گٹھری تو کیسے اُٹھائے گی۔لا یہ مجھے دے دے''۔یہ کہہ کر آپؐ نے وہ گٹھری اپنے سر پر اٹھالی اور بڑھیا کے ساتھ چل پڑے۔تمام راستے وہ بڑھیا محمدﷺ کو بُرا بھلا کہتی رہی اور آپﷺ نہایت صبر وتحمل سے سنتے رہے۔آخر کار بڑھیا اپنی منزل پر پہنچ گئی۔آپﷺ نے بڑھیا کی گٹھری اس کے حوالے کرکے واپسی کی اجازت چاہی۔بڑھیا نے آنحضورﷺ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا''بیٹے مکہ میں محمد (ﷺ) آ گیا ہے۔وہ بہت بڑا جادوگر ہے،اُسے بچ کر رہنا''۔آپﷺ نے بڑھیا کی بات سن کر نہایت ملائمت سے کہا''مائی میں وہی محمد (ﷺ) ہوں جس کے خوف سے آپ مکہ چھوڑ کر آئی ہیں''۔بڑھیا نے جب یہ سنا تو وہ بہت شرمندہ ہوئی اور اس نے کہا''بے شک آپﷺ اللہ کے نبی ہیں جو دشمنوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک روا رکھتے ہیں۔

پیارے بچو! پھر وہ بڑھیا آنحضورﷺ کے حسنِ سلوک اس قدر متاثر ہوئی کہ اُس نے اپنا مذہب چھوڑ کر فوراً دین اسلام قبول کرلیا۔

☆......☆......☆

دیانت

خلفائے راشدین میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی انصاف پسندی اور دیانتداری کے حوالے سے مشہور ہیں۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی خلافت کے دور میں ایک مرتبہ بحرین سے مشکِ کستوری آیا۔ کستوری ایک بے حد قیمتی خوشبو ہے جو ہرن کی ناف سے نکلتی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ اُس وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؓ نے فرمایا ''اگر کوئی کستوری کو تول دیتا تو میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دیتا''۔ آپؓ کی بیوی حضرت عاقلہؓ نے آپؓ کی بات سن کر نہایت فرمانبرداری سے عرض کی ''امیر المؤمنین! اگر آپ حکم دیں تو کستوری کو میں تو دوں''۔ حضرت عمرؓ نے اپنی بیوی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر گزر جانے کے بعد آپؓ نے پھر کہا ''اگر کوئی کستوری کو تول دے تو میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں'' جواب میں حضرت عاقلہؓ نے پھر عرض کی ''اگر آپؓ اجازت دیں تو کستوری کو میں تول دیتی ہوں''۔ حضرت عمرؓ اس بار بھی خاموش رہے۔

کچھ دیر بعد حضرت عمرؓ نے تیسری دفعہ پھر یہی بات دہرائی ''اگر کوئی کستوری کو تول دے تو میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں'' جواب میں حضرت عاقلہ نے پھر عرض کی ''اے مسلمانوں کے خلیفہ! اگر آپؓ اجازت دیں تو کستوری میں تول دیتی ہوں''۔ اس مرتبہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا ''عاقلہ! مجھے یہ بالکل پسند نہیں کہ تم جب کستوری کو تولنے کیلئے ترازو کے پلڑوں میں رکھو تو یہ تمہارے ہاتھوں سے لگتی رہے اور جب ہمارے حصے کی کستوری ہمیں ملے تو اس میں تمہارے ہاتھوں سے لگی ہوئی کستوری بلا تقسیم ہمارے حصے میں آجائے۔ میرے نزدیک یہ بھی ایک طرح کی بددیانتی ہوگی۔

دیکھا بچو! حضرت عمر فاروق کی دیانت داری کو۔ اگر ہمارے حکمران اور عوام آج بھی حضرت عمرؓ کی سوچ کو اپنالیں تو پھر کسی کو کسی سے کوئی شکایت نہ ہو۔

ایک بہروپیئے کا واقعہ

حضرت اورنگ زیب عالمگیر کے دربار میں ایک بہروپیا آیا کرتا تھا۔ بادشاہ ہر دفعہ اس کے بہروپ کو پہچان لیتا تھا۔ وہ کہتا انعام دو۔ بادشاہ کہتا ہمیں دھوکہ دے کر دکھاؤ تو تب انعام ملے گا۔ اس بہروپیئے نے سوچا کہ عالمگیر اولیاء اللہ کا قدر دان ہے۔ اولیاء اللہ کا بھیس بدل کر ہی اسے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔

وہ اولیاء اللہ کا بھیس بدل کر جنگل میں بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں سے کچھ نہ لیتا۔لوگ اس کے پاس دعائیں کروانے آتے۔اورنگ زیب عموماً اولیاء اللہ کے پاس جاتے رہتے تھے۔ جب ان کی شہرت ہوئی تو اورنگ زیب بھی اسے ملنے پہنچا اور دعا کے لیے درخواست کی۔ دعا کے بعد اورنگ زیب نے پیسوں کی تھیلی پیش کی۔اس نے انکار کر دیا۔اورنگزیب اپنی تھیلی لے کر واپس آ گیا۔دوسرے دن وہی بہروپیا اورنگزیب کے دربار میں آ گیا اور کہا کہ میرا انعام دو۔اورنگزیب نے پوچھا اپنا کوئی پارٹ بتاؤ۔ اس نے کہا کہ کل جنگل میں کس کے پاس دعا کروانے گئے تھے؟ وہ تو میں ہی اللہ والا بنا ہوا تھا۔ اورنگزیب نے کہا کل میں نے تجھے اشرفیوں کی تھیلی پیش کی تھی، کل کیوں نہیں قبول کی تھی؟ اب تو خود مانگ رہے ہو۔اس نے کہا کل میں اولیاء اللہ کے روپ میں تھا، وہاں میں پیسے نہیں لے سکتا تھا۔اس لئے کہ میں اولیاء اللہ کے نام کو بٹا لگانا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے شرم آئی کہ اولیاء اللہ کے روپ میں مال ودولت کی حرص مجھے زیب نہیں دیتی۔ ہمیں اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہئے کہ اگر ایک بہروپیا اللہ والوں کے بھیس کی لاج رکھ سکتا ہے تو پھر ہمیں بھی مسلمانی تقاضوں کی لاج رکھنی چاہئے۔خصوصاً دل کو ہوس سے پاک رکھیں اور نگاہ کو غیر محرم سے محفوظ رکھیں۔

لاجواب جواب

فرزدق عربی کے مشہور شاعر تھے،ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹے بچے کو کہا کہ یہ بات تجھے پسند ہے کہ میں تیرا باپ بن جاؤں۔ بچے نے کہا نہیں لیکن یہ صحیح ہے آپ امی بن جائیں تا کہ میرے والد آپ کی اچھی باتوں سے لطف اندوز ہوں۔(کیونکہ فرزوق شاعر تھے)

فرزوق بچپن ہی سے شاعر تھا۔آپ کے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خاص عقیدت مند وں میں سے تھے۔ وہ ایک دفعہ فرزوق کو اپنے ساتھ حضرت علیؓ کی خدمت میں لے گئے اور بتلایا کہ یہ بچہ شاعر ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر یہ بچہ حافظ قرآن ہوتا۔

جب گھر لوٹے تو فرزوق نے قسم کھالی کہ جب تک قرآن مجید حفظ نہ کرلوں گا گھر سے باہر نہ نکلوں گا چنانچہ آپ نے گھر میں قرآن پاک یاد کرلیا۔

علاج دنداں

ایک روز حضرت شاہ صاحب کے پاس محلّہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ شاہ جی میں مر رہا ہوں اور آپ توجہ نہیں کرتے (اس شخص کے دانت میں درد ہو رہا تھا) شاہ جی نے فرمایا:

بھائی بیٹھو! میں ذرا ہاتھ صاف کرلوں ۔ ہاتھ صاف کر کے تشریف لائے اور اس آدمی کے روبرو بیٹھ گئے ۔ اور فوراً منہ کھول کر اپنے مصنوعی دانت نکال لئے اور پھر فرمایا کہ بھائی دیکھ سید کا ایک دانت بھی باقی نہیں رہا ایک ایک کر کے سب گر گئے ۔ اب تیرے دانت کا کیا علاج کروں؟ ڈاکٹر کے پاس جاؤ دوائی لگواؤ اور دعا میں کرونگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جلد شفاء عطا فرمائیں اور لاکھ بات کی تو ایک بات اور بھی بتادوں جس سے ڈاکٹر بھی متفق ہیں ۔ پھر مسکرائے اور فرمایا:

علاج دنداں ! از اخراج دانداں

ایک بادشاہ نجومی سے اپنی باقی عمر پوچھی ۔

اس نے بتایا تو اس نے بتایا دس سال باقی ہیں ۔ بادشاہ بہت فکر مند ہوا۔ وزیر کو پتا چلا تو اس نے بادشاہ کے سامنے نجومی سے پوچھا:

’’تمہاری اپنی کتنی باقی ہے‘‘؟

نجومی نے فورا! کہا: ’’میری عمر کے بیس سال ابھی باقی ہیں‘‘ ۔

اس کی بات سنتے ہی وزیر نے تلوار سے اس کی گردن اڑادی اور بادشاہ سے بولا:

’’اس جھوٹے کی بات پر پریشان ہیں آپ ۔‘‘

قادیانیوں کے بارے میں بانئ پاکستان کا موقف

گذشتہ شماروں میں ہم نے رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور بانئ پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی قادیانیت کے بارے میں خط وکتابت شائع کی تھی۔ اس ضمن میں ایک بات رہ گئی تھی وہ یہ کہ مسٹر جناح کا بذات خود قادیانیوں کے بارے میں کیا نظریہ تھا۔ اس سلسلے میں ہم رئیس الاحرارؒ کے فرزند حضرت مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے تھے کہ:

۱۹۴۶ء میں وزارتوں کے لیئے قادیانی جب بانئ پاکستان مسٹر محمد علی جناح کے گرد چکر لگا رہے تھے تو انہی دنوں رئیس الاحرارؒ نے مسٹر جناح کو قادیانیوں کے بارے میں خط لکھے۔

ایک دفعہ مسٹر جناح نے قادیانی وفد سے ان کے عقائد کے بارے میں سوال کیا، اور قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں اپنے عقائد کا ذکر کیا تو اس پر مسٹر جناح نے کہا:

”گویا کہ تمہارے اور ہمارے عقیدے میں بنیادی فرق ہے تمہارا مذہبی لیڈر اور ہے اور ہمارا لیڈر اور ہے“

MONTHLY MAGAZINE **Millia** FAISALABAD PAKISTAN
JAMIA MILLIA ISLAMIA
Reg:M # FD-16

MOHALLAH KHALSA COLLEGE FAISALABAD Ph:041-8711569
E-mail: milliafsd@yahoo.com
Fax # 041-8502213

ماہنامہ مِلّیہ فیصل آباد پاکستان

بفیض

قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری رحمہ اللہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ	رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ
امیر ثانی تبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ	حضرت مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ بانی جامعہ	پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی رحمہ اللہ

- عصر حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

اس میں وہ سب کچھ جس سے ہر ایک مسلمان کا باخبر رہنا ضروری ہے۔

- تاریخی حقائق سے مزین علمی مقالہ جات
- بے لاگ تبصروں اور تحقیقاتی تجزیوں سے بھرپور
- نقطہ نظر کا کالم ہر لکھنے والے کے لئے
- آپ کے مسائل اور انکا حل
- طلباء، خواتین اور بچوں کے خصوصی صفحات
- حصہ شعر و سخن۔ جس میں حمد و نعت، نظم اور غزل۔
- تذکرۂ اکابر سے مزین تحقیقی مقالہ جات
- خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی دعوت دے کر اس صدقۂ جاریہ میں شریک کریں۔

ماہنامہ مِلّیہ جامعہ مِلّیہ اسلامیہ محلہ خالصہ کالج فیصل آباد فون 041-8711569
E-mail:milliafsd@yahoo.com

www.milliafsd.com